آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
"نور سنّت" ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

پاسبان مسلک اہل السنۃ والجماعۃ

دوماہی مجلّہ نورِ سنّت کراچی

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
Idara Noor-e-Sunnat Paksitan
ادارہ نور سنت پاکستان

جلد ۳ | کتابی سلسلہ | شمارہ 15

انقلاب یا انتشار

تعارف رضا خانیت

رضا خانی علماء یہود کے نقشِ قدم پر

اور انگریز کے کا بند ٹوٹ گیا

پیٹ کا پجاری کون؟......

بریلویت بمقابلہ حنفیت

مدیر
علامہ محمد معاویہ قادری صاحب دامت برکاتہم

جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

پاسبانِ مسلک اہل السنۃ والجماعۃ

دوماہی مجلہ کراچی

نورِ سنت

شمارہ نمبر 15

مجلسِ تحقیق

استاذ العلماء مولانا منیر اختر صاحب

مولانا ابو ایوب قادری صاحب

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب

مفتی مجاہد صاحب

علامہ سفیان معاویہ صاحب

محترم شفیق رانا بھائی

بیاد

فاتح بریلویت

مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

بدعا

امام اہل السنۃ

مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ

بطرز

مولانا قاری عبد الرشید رحمۃ اللہ علیہ

NooreSunnatKHI@gmail.com

نورِ سنت انٹرنیٹ پر پڑھیے: www.nooresunnat.tk

قیمت فی شمارہ -/30 روپے، سالانہ زرِ تعاون -/250 روپے

تاریخِ اشاعت: محرم الحرام ۱۴۳۶ھ

ناشر

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَلْ مِنْ مُّبَارِزْ؟

نصیر اللہ المنصور (جامعہ ابن عباس درجہ سادسہ)

رَحمنَ حَافِظْ من شُرُور الحَاسِدِ
اے رحمٰن ہمارے شیوخ ومناظرین کو حاسدین

و أدمْ فُیوضَ شیوخِنا و مناظِرٖ
کے شرور سے محفوظ فرما اور ان کے فیوض کو جاری فرما

من رأْسِها الحنفی طاب غراسُه
ان کے سردار علامہ ربنواز حنفی ہیں جن کی علمی خوشنما ہی

هو ناظر فتولّی عنه ظواهرُ
ایسے مناظر ہیں کہ ان سے نوخیز پودے جیسے چھوٹے مناظر اعراض کرتے ہیں

مُتزَیّن بدلائل متبحّر
دلائل سے لبریز ہیں علم کے سمندر ہیں

یتطایر العرفان عنه جواهرُ
جن سے علم وعرفان کے موتی پھوٹتے ہیں

غَلب البُغاۃَمناظراً فتشردُوْا
وہ مناظرہ کرتے ہوئے سرکشوں پر ایسے غالب آئے کہ بھاگنے لگے

کَتشرُّدِ النوق الجِمالِ حوائرُ
مثل بوجھ اٹھانے والی حیران وپریشان اونٹنیوں کی طرح

ثُم العَلی عَلا فکان مکسّراً
پھر (علامہ) علی (اکبر صاحب) آئے انہوں نے اس

أشواک قوم اُلتَوَثُ و حناجرُ
سرکش قوم کی شان وشوکت کے ساتھ ساتھ ان کی گردنوں کو بھی توڑ دیا

فَأذَاقَهم طعمَ القَلادة و فضحاً
چنانچہ ان کو رسوا کن قلادوں (ہاروں) کے پہننے کا مزہ چھکایا

لغطاتهم و نباحهم وتفاخرُ
اور ان کے کتے بھونکنے جیسی مکروہ آوازوں کو دبا دیا جن پر وہ فخر کیا کرتے تھے

هذا و ذاک أِمامُنا فَتعرَّفوا
یہ اور وہ دونوں ہمارے امام ہیں جنہوں نے ادراک کیا

فِتَن الزَّمان تظاهرتُ فتناشرُوْا
زمانے میں اٹھنے والے فتنوں کا جو خوب پھیل چکے تھے

ثم اذ هبوا جَذْوَ النَّجیبِ لانَّه
پھر (مفتی) نجیب اللہ کے پاس چلو اس لئے کہ وہ

جمع الجوامعَ عن رضا متساهرُ
متیقظ بیدار شخص کی مانند رضا مندی سے تمام علوم وفنون کی جامع شخصیت ہیں

فمجالس تَابتُ خِلال قدومهٖ
ان کی مجلس میں آکر بیٹھتے ہی نفوس توبہ تائب ہو جاتے ہیں

واهْتَزَّتِ الْأجْسامُ فوق منابرُ
اور منبروں پر جسم لرزنے لگتے ہیں

بِـجُهـودِ اليومَ تـمـيَّـز بـاطـل	**والـحـقُّ حُقَّ فبَانَ كـلُّ مـغـايـرُ**
ان کی کوششوں سے آج باطل الگ (واضح) ہے	اور حق ثابت ہوکر مختلف سمتوں میں ظاہر ہوگیا
وَ كَـذَا رَأَيْـنَـا سَـاجِـداً يَتَثَبَّـتُ	**مثـل الاســود تشـجُّـعـاً يتبـختـرُ**
اسی طرح ہم نے (علامہ) ساجد (خان صاحب نقشبندی) کو بھی دیکھا جو	شیروں کی طرح بہادری اور جوانمردی سے ڈٹے رہے
فَـمُشَـمِّـر كَـمَّـيْـهِ يَتْبَعُ مَن طَغٰى	**وَيَتَـجَـاوَزَ الْـحَـدَّالـمبينَ قواصرُ**
اپنی آستینیں چڑھائے وہ ان سراپا گمراہوں کے اس قدر درپے ہوگئے کہ	قاصر ہمتوں نے آخری حد کو عبور کرلیا
فـرُّوا ومـا كـرُّوا تعكّر سعيُهم	**فتـضـلـلـوا و تـذلـلـوا و تهـاجرُوا**
اور وہ ایسے لوٹے کے دوبارہ واپس لوٹ کر ہی نہ آئے ان کی تمام کوششیں ناکام ہوکر رہ گئیں	چنانچہ کوئی راہ نہ پاسکا اور ذلیل وخوار ہوگئے اور میدان چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرلی
قُـومُـوا بِـعـزم وافـرٍ لا تَـقْـلَقُوْا	**فَتُـنَــاظِـرُوا مُتـنــازعـاً وَ تُـنـاظِرُوا**
اب آپ لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوں بلند عزم اور پختہ ارادوں کے ساتھ اور کسی اضطراب کا شکار نہ ہوں	بلکہ جواب دیتے ہوئے مناظرہ کرو اور خوب مناظرہ کرو

دعوت فکر

اسلام آباد میں جاری دھرنوں کے خلاف پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس 2 ستمبر کو شروع ہوا جو کئی روز تک جاری رہا اس اجلاس کی لائیو کورج پاکستانی میڈیا کے توسط سے پورا ملک دیکھتا رہا اجلاس کے دوران ظہر ٹھیک 1:00 (ایک بجے) ظہر کی اذان شروع ہوجاتی تھی جو اذان بلالی ہوتی جس سے پہلے کسی قسم کا صلوۃ وسلام نہیں پڑھا جاتا۔ گدھوں بیلوں کتوں سے اپنے مسلک کی حقانیت ثابت کرنے والے اور 14 اگست سے میلاد ثابت کرنے والے ذرا یہاں بھی غور کریں کہ اب کس مسلک کی حقانیت ثابت ہورہی ہے؟ اہل بدعت کے کئی اہم رہنما اس پارلیمنٹ کا حصہ بن چکے ہیں جو پاکستان کا سب سے بڑا آئینی وقانون ساز ادارہ ہے۔ یادرہے کہ اسی پارلیمنٹ کے لاجز میں کئی سیاسی قائدین وحکمران طبقہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی اقتداء میں نمازیں ادا کرچکا ہے

قول قلندر

اداریہ

انقلاب یا انتشار......!!!

قارئین کرام! موجودہ ملکی صورتحال دیکھ کر یقیناً آپ بھی غیر یقینی کیفیت سے دوچار ہوں گے۔ملک عجیب بحران سے دوچار ہے شاید یہ کہنا بالکل نا مناسب نہ ہوگا کہ ملک کو ایسی مشکل کبھی پیش نہ آئی کہ ملک کو ہر طرف سے دشمن پیسنے کی کوشش کرر ہے ہیں۔ایک طرف ہندو بنیا پاکستان کی ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زاید بانڈری لکیر کراس کر کے دراندازی کرر ہا ہے، تو دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کا تقیہ باز دشمن ایران دو کلومیٹر اندر گھس کر ملک کی عوام کو قتل کرر ہا ہے۔عالمی صلیبی طاقتوں کی ریشہ دوانیاں اس پر مستزاد ہے۔

اندرون ملک صورتحال یہ ہے کہ ہر طرف سیلاب نے تباہی مچادی ہے۔لیکن آزمائش سے قطع نظر اگر دیکھا جائے تو ملک کو دونوں طرف سے نقصان پہنچانے والے ان بیرونی عناصر سے کئی زیادہ وہ لوگ ملکی بحران کے ذمہ دار ہیں جو ملک کے مرکز میں چوکڑی مارے بیٹھے ہیں۔انہیں یہ بحران اس لئے نظر نہیں آتا کہ یا تو وہ طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھتا ہے یا پھر غیر ملکی شہریت کا حامل ہے۔

طاہر القادری جو کہ بریلوی مذہب کے شیخ الاسلام ہیں اور خیر سے ''دہشت گردی اور فتنہ خوارج'' نامی کتاب کے مصنف بھی ہیں۔جہاد دشمن عالمی سامراج کی خواہش پر لکھی جانے والی اس کتاب میں وہ خوارج اور باغی کی خودساختہ نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''مسلم ریاست کے نظم واتھارٹی کو چیلنج کرنا اس کے خلاف اعلان جنگ کی سخت ممانعت ہے ایسا کرنے والا شرعا خارجی و باغی مسلم ریاست کا فرض ہے کہ ایسے دہشت گردوں کا قلع قمع کردے''۔
>
> ('دہشت گردی اور فتنہ خوارج، ص: 31 منہاج القرآن پبلی کیشنز)

لیکن مارچ 2010ء میں دیئے گئے اپنے اس فتوے کی کھلی مخالفت کرتے ہوئے طاہر

القادری نے اگست 2014 میں لاہور کو خون میں نہلا دیا اور کئی پولیس اہلکار قتل کرادئے، تھانہ نذر آتش کر دیا، دس گاڑیاں جلادیں اور دو درجن سے زائد پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا (روزنامہ جنگ، دنیا، ایکسپریس 10 اگست 2014)

اپنے ذاتی مفاد کی خاطر مسلم ریاست کے نظم و اتھارٹی کو اس طرح چیلنج کرنا، سیکیورٹی اداروں کو ہدف بنانا اس سے جہاں ایک طرف طاہر القادری اپنے ہی فتوے سے خارجی، باغی اور واجب القتل قرار پاتا ہے تو دوسری طرف ملک میں موجودہ بحران، خوان خرابے اور افراتفری کا اصل ذمہ دار بھی یہی دہشت گرد ٹھرتا ہے۔

طاہر القادری صاحب انقلاب کی بات کرتے ہیں، نظام تبدیل کرنے کے خوشنما دعوے کرتے ہیں مگر انہیں اس انقلاب کا خیال کبھی کینیڈا میں بیٹھ کر نہیں آیا جس کے وہ شہری ہے۔ اگر انہیں یہ سب کچھ کرنے کی اجازت صرف اس لئے ہے کہ وہ پاکستان کے شہری ہیں تو کیا وہ کینیڈا کے شہری نہیں؟ جس میں وہ آج تک مقیم رہے اور کیا وہاں کوئی برائی نہیں؟ جس ملک میں ہم جنس پرستی کو قانون کا تحفظ حاصل ہو، زنا عام ہو، پوری معیشت سود پر ہو، کفر کا نظام ہو حیرت ہے انہیں اس نظام کو ختم کرنے کیلئے تو کبھی انقلاب کا خیال نہ آیا بلکہ وہاں بیٹھ کر سود جسے زنا سے بھی بدتر کہا گیا ہے اسے مسلمانوں کیلئے جائز قرار دے دیتے ہیں آخر یہ منافقت اور دورنگی کیوں؟

ہوسکتا ہے کہ ان کا کوئی قصیدہ خواں کہے کہ اجی دارالحرب میں سود لینا جائز ہے۔ تو جناب اگر سود لینا جائز ہے تو کیا دارالسلام کو چھوڑ کر دارالحرب میں رہائش اختیا کرنا جائز ہے؟ یہاں آپ کو فقہاء یاد کیوں نہیں آتے؟

طاہر القادری کو چاہئے کہ اس ملک اور اپنے بے وقوف مریدوں پر ترس کھائیں ان کی جان چھوڑیں اور دارالحرب میں دھرنے دیکر وہاں کی برائیاں ختم کریں جہاں وہ یہ دنگا فساد مچا کر دوبارہ براجمان ہوجائیں گے۔ حیرت ہے کہ آج انہیں اس ملک کا انتخابی نظام تمام برائیوں کی جڑ نظر آرہا ہے لیکن ماضی میں اپنی سیاسی جماعت عوامی تحریک کے یوم تاسیس

25 مئی 1989 کو خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''ہمیں ووٹ دو ہم تین سال میں انقلاب لائیں گے''۔ (ماہنامہ منہاج القرآن خصوصی اشاعت مارچ 1992، ص 234,235)

اگر 25 سال تک انہیں اس نظام میں کوئی خرابی نظر نہ آئی اور اسی نظام کے تحت وہ اقتدار میں آکر انقلاب لانا چاہتے تھے تو اب اچانک کونسی افتاد آپڑی؟ اس سے پہلے تو انہیں کبھی اس طرح کے انقلاب کا خیال نہ آیا مگر یکدم اپنی سابقہ زندگی کی تردید کیے بغیر ملکی نظام کو فرسودہ کہہ رہے ہیں اور خود ساختہ انقلاب کا نعرہ لگا رہے ہیں اور انقلاب بھی کیسا لانا چاہتے ہیں خود ہی ملاحظہ فرمالیں جس کا بھانڈا بریلوی مجلّہ ہی نے بیچ چوراہے پھوڑ دیا:

''**اہم فیصلہ**: چونکہ پروفیسر طاہر القادری کے شیعہ فرقہ سے الحاق واشتراک اور نفاذ فقہ جعفریہ میں ان کا معاون و مددگار بننے سے ان کے عزائم بالکل نمایاں ہوگئے اور ان کی عوامی تحریک اور تحریک فقہ جعفریہ کے مختلف مقامات پر مشترکہ جلوسوں میں کالے جھنڈوں اور خمینی کی تصویروں کی تشہیر و نمائش سے مذہب اہلسنت ۔۔۔کے خلاف شدید خطرات پیدا ہوگئے ہیں اور مولانا محمد غفران صاحب نے امریکہ میں طاہر القادری کے رافضیوں قادیانیوں کے ساتھ مشترکہ پروگرام کی رپورٹ بھی پیش کی ہے ۔۔۔۔مولانا محمد غفران صاحب نے بھی خطاب کیا جو امریکہ سے آئے ہوئے مہمان تھے اور جو آستانہ محدث اعظم کے خاص خدام میں سے ہیں۔ انہوں نے فرقہ شیعہ کے عقائد باطلہ سے آگاہ فرما کر انکشاف کیا کہ ''اوائل جنوری 1990ء میں جب طاہر القادری امریکہ گئے تو انہوں نے وہاں ہم خدام اہلسنت کے ساتھ رابطہ کے بجائے شیعہ قادیانیہ سے تعلق استوار کیا۔ العیاذ باللہ۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ص 22، جولائی 2014)

رضائے مصطفیٰ کی انتظامیہ کے تعصب کا اندازہ لگائیں کہ سنی اتحاد کونسل بمع اپنے سربراہ حامد رضا طاہر القادری کا مکمل حمایتی ہے اس کے جلوس اور حکومت سے مذاکرات میں شریک

رہا مگر یہ لوگ مطعون صرف طاہر القادری کو کر رہے ہیں اور صاحبزادہ حامد رضا کا نام اس لئے نہیں لے رہے کہ وہ رسالے کے مدیر ابوداؤد صادق کے پیر و مرشد گھرانے کا فرد ہے۔ دشمن کے گھر کی یہ پکار چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے عالمی سامراج طاہر القادری جیسے کٹھ پتلیوں کے ذریعہ اس ملک میں خمینی ازم لانا چاہتا ہے۔طاہر القادری کا خمینی ازم کا پیروکار ہونا اور ایران نواز ہونا کسی سے پوشیدہ نہیں جس کا اقرار خود بریلوی مایہ ناز عالم ابوداود صادق نے اس طرح کیا:

''شیعہ روافض کے امام خمینی کی یاد میں منعقد تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے (طاہر القادری نے) کہا'' امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے ۔خمینی کی محبت کا تقاضہ ہے کہ ہر بچہ خمینی بن جائے اور فرعونیت کے نقوش کو مسمار کر کردے۔جس کو پاش پاش کرنا امام خمینی کا پیغام ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 8 جون 1989 بحوالہ خطرہ کی گھنٹی، ص 135)

طاہر القادری کی طرف سے خمینی کی قصیدہ خوانی میں اس حد تک غلو کیا گیا کہ اس کے مدرسہ کا مفتی اعظم عبدالقیوم ہزاروی جس کا شمار بریلوی مذہب کے جید علماء میں ہوتا ہے ہرزہ سعائی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''خمینی کو حضرت علی سے تشبیہ دینے میں کوئی برائی نہیں ہے''۔

(ملخصا منہاج الفتاوی ج 1 ص 380 منہاج القرآن پبلی کیشنز)

استغفر اللہ۔اس تفصیل سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ اس انقلاب کے پیچھے قادیانی اور ایرانی لابی کارفرما ہے۔کیا انقلاب سڑکوں پر قوم کی ماں بہنوں کو رقص کروا کر آتا ہے؟ طاہر القادری کو حیاء نہیں آتی کہ وہ قرآن وحدیث اور اسلام کا نام لے کر اپنے دھرنوں میں گانے بجوا کر مردوں عورتوں کی مخلوط مجالس منعقد کرکے ناچ گانے کی محفلیں سجا رہا ہے یہ بے حیائی کا انقلاب تو ہوسکتا ہے مکی مدنی انقلاب نہیں ہوسکتا۔اسی نام نہاد انقلابی دھرنوں نے خدا کے غضب کو دعوت دی اور پورا ملک سیلاب کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ہر رات سٹیج پر کھڑے ہوکر خود کو حسین اور اپنے مخالفین کو یزید کہہ کر ان کی پگڑیاں اچھالنے والے نام نہاد بریلوی شیخ

الاسلام یہ کیوں بھول گئے کہ ان کی اپنی زندگی جھوٹ، تضاد بیانیوں، دھوکہ دہی، ذاتی مفادات کے حصول کیلئے ہر حد تک جانے کے بدنما داغوں سے داغدار ہے۔ چونکہ اس پر اب مارکیٹ میں مستقل کتب آچکی ہیں اس لیئے ہم تفصیل میں نہیں جاتے قارئین صرف نواز کھرل صاحب کی کتاب ''متنازعہ ترین شخصیت'' ہی کا مطالعہ کر لیں تو کافی ہے۔

ملک کے غریب اور سادہ لوح عوام کو انقلاب کی نوید سنانے والوں اور ان سے قربانیاں مانگنے والوں کا اپنا خاندان بچے اور بیوی نہ تو انقلابی دھرنے میں کہیں نظر آئے اور نہ ناچ گانا کرتے ہوئے کسی انقلابی مجرے میں۔ البتہ غریب عوام کو جس بات کا جھانسہ دے کر لایا گیا وہ بھی بی، بی، سی اردو نے طشت از بام کر دیا کہ فی کس 10,000 روپے کا لالچ دے کر لوگوں کو دھرنے میں لایا گیا۔ جواب دیں کیا انقلاب پیسے دیکر لایا جاتا ہے؟ کیا انقلاب عورتوں اور مردوں کا دھمال ڈال کر لایا جاتا ہے؟ ان انقلابی قائدین کی منافقت اور دورنگی کا اندازہ تو اس سے لگائیں کہ دعوی تو یہ کر رہے ہیں کہ ہم ملک سے طبقاتی نظام ختم کرنا چاہتے ہیں امیر غریب کا فرق مٹائیں گے مگر عملی حالت یہ ہے کہ خود کروڑوں روپے کے بلٹ پروف کنٹینروں میں جس میں دنیا کی ہر آسائش میسر ہے دن رات گزار رہے ہیں اور عوام کو سڑکوں پر دھوپ بارش گرمی سردی میں خوار کر رہے ہیں۔

عوام کو بھی چاہئے کہ ان مذہبی مداریوں کے دھوکہ وفریب میں نہ آئیں اور اپنا دین و ایمان ان لٹیروں سے بچا کر رکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علمائے دیو بند کا اعزاز

دنیا میں سب سے زیادہ حفاظ تیار کرنے پر وفاق المدارس العربیہ کیلئے ایوارڈ
حنیف جالندھری نے ایوارڈ گورنر مکہ شہزادہ مشعل کے دست مبارک سے وصول کیا
ایک سال میں 63556 حفاظ تیار کئے، ایوارڈ پاکستان کیلئے ایک اعزاز ہے۔ حنیف جالندھری (روزنامہ جنگ کراچی 11 جولائی 2014)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی، محدث اعظم پاکستان مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی، قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی، مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ العالی، ولی کامل حضرت حاجی عبدالوہاب صاحب مدظلہ العالی، جانشین شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ حضرت مولانا محمود مدنی (انڈیا) مدظلہ العالی کے اسماء گرامی دنیا کے 500 باثر ترین افراد میں شامل۔

رپورٹ رائل اسلامک اسٹریٹیجک اسٹڈیز سینٹر۔

بحوالہ روزنامہ جنگ کراچی 18 اپریل 2014

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ولی کامل سرپرست اہل السنۃ والجماعۃ حضرت خلیفہ عبدالقیوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد 18 اکتوبر بروز ہفتہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جتنا ہو سکے مرحوم کو ایصال ثواب کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الحمدللہ تیرہواں سالانہ تقابل ادیان کورس 13 ذوالحجہ بمطابق 9 اکتوبر سے شروع ہوا اور 13 اکتوبر 17 ذوالحجہ کو بخیر خوبی اختتام پذیر ہوا۔ کورس میں رہائشی وغیر رہائشی کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔ جس میں تعارف عقائد اہل السنہ والجماعہ، بریلویت، غیر مقلدیت اور رافضیت پڑھائے گئے۔ کورس میں پڑھانے والے اساتذہ کرام:

ترجمان مسلک دیوبند مناظر اسلام حضرت مولنار بنواز حنفی صاحب، مناظر اسلام مولانا محمود عالم اوکاڑوی صاحب، مناظر اسلام مولانا علی اکبر جلبانی صاحب، مناظر اسلام مفتی نجیب اللہ عمر صاحب، مناظر اسلام مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی مدظلہم العالی۔

نام نہاد رضا خانی مناظر جہانگیر نقشبندی کا مناظرے سے شرمناک فرار

قاری عبداللہ صاحب

قارئین کرام! ایک کہاوت تو آپ نے سنی ہوگی کہ ''گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو شہر کی طرف نکل بھاگتا ہے، اور چیونٹی کی جب موت کا وقت آتا ہے تو اس کے پر نکل آتے ہیں''۔ دیوبندیوں کے ساتھ اپنے جعلی مناظروں کی جعلی روئیدادیں ''مناظرہ اہلسنت'' کے نام سے چھاپنے والے کوکب نورانی کے چیلے اور کراچی کے بریلویوں کے نام نہاد مناظر اسلام صاحب جناب ''مولوی جہانگیر نقشبندی'' جو خود کو ''خطیب جہانگیر نقشبندی'' کہتا ہے اور اس کے ماننے والے اسے ''جہانگیر بھائی'' کہہ کر پکارتے ہیں کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ سستی شہرت کے حصول کیلئے اس نے قائد اہلسنت حضرت علامہ رب نواز حنفی صاحب مدظلہ العالی کے رسالے ''مرثیہ گنگوہی پر اعتراضات کا مختصر جائزہ'' پر چند لایعنی اعتراضات کر کے ایک تحریر ہمیں بھیجی۔ یہ تحریر راقم نے ادارہ نور سنت کے ذمہ داران کو 15 مارچ کو دی۔ انہوں نے اس جاہلانہ تحریر کو پڑھ کر کہا کہ ایسی فضول تحریر کسی عالم وہ بھی مناظر کی نہیں ہو سکتی، چنانچہ تحریر لانے والے ''عمران'' نامی بریلوی کو ان کے لکھوائے ہوئے موبائل نمبر پر فون کیا تو انہوں نے تصدیق کی کہ یہ تحریر انہیں جہانگیر نقشبندی صاحب ہی نے دی ہے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے خود اسے پڑھا ہے؟ تو کہا کہ تھوڑا پڑھا تو ہے مگر سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا لکھا ہوا ہے؟ جس پر ہماری بے اختیار ہنسی نکل گئی۔ ہم نے کہا کہ ہمارے ساتھ بھی کم وبیش یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد عمران صاحب کو کہا گیا کہ ان جہانگیر صاحب سے ملاقات کی کوئی صورت بن سکتی ہے؟ تو عمران صاحب نے کہا کہ ہمارے جہانگیر نقشبندی صاحب کہتے ہیں کہ دیوبندی Face to Face دوبدو بیٹھ کر مناظرہ نہیں کر سکتے ہمارے ساتھی نے کہا کہ اگر ایسی بات ہے تو آپ ہماری ان سے بات کروالیں ہم خود دیکھ لیتے ہیں کہ کون آمنا سامنا کرنے کی جرات کرتا ہے اور کون اپنے اکابر کی سنت پر عمل کرتے ہوئے فرار کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ چنانچہ عمران صاحب نے اسی رات اپنے اس مناظر سے ہماری بات کروائی۔ اولا کتاب مستطاب خنجر ایمانی کے متعلق کچھ باتیں ہوئی اس کے بعد جہانگیر نقشبندی صاحب نے خود ہی مناظرے کی بات کو

چھیڑ دیا ہمارے ساتھی تو اسی انتظار میں تھے فوراً کہا کہ کس موضوع پر کہاں مناظرہ کرنا ہے؟ جہانگیر صاحب نے کہا کہ دیکھو اگر حاضر ناظر علم غیب کے مسئلہ پر بات کریں تو اختلاف حل نہیں ہوگا کیوں نہ اصولی اختلاف پر بات کرلیجائے؟ ہم نے کہا اصولی اختلاف کیا ہے؟ تو کہا کہ آپ کے وہ چار اکابر جن کی عبارات حسام الحرمین میں موجود ہیں ان کی گستاخانہ عبارات پر بات کرلیتے ہیں۔ ہمارے نمائندے نے کہا کہ ٹھیک ہم تیار ہیں مگر چار کی جگہ پانچ کردو۔ جہانگیر نقشبندی نے فوراً کہا ''پانچواں تو قادیانی تھا''، اور ہنسنے لگے ہمارے نمائندے نے کہا کہ قادیانی نہیں مولوی احمد رضا خان صاحب......اب مولوی جہانگیر صاحب کی ساری ہنسی رفو چکر ایسے سٹپٹائے کہ فوراً ''فریفر فرارا'' کی گردان شروع کردی۔ ہمارے نمائندے نے نام نہاد مناظر کو آڑے ہاتھوں لیا جس پر جہانگیر صاحب نے تلملاتے ہوئے کہا کہ آپ دلائل تو نہ دیں۔ جس پر ہمارے نمائندے نے کہا کہ جب آپ ہمارے موقف کو تسلیم نہیں کریں گے تو اس کو تسلیم کروانے کیلئے دلائل دینا ہمارا حق ہے۔ ہم نے آپ کی ساری بات بغیر کسی لیت ولعل کی مان لی آپ ہماری ایک ماننے کیلئے تیار نہیں۔ بہرحال جب مناظر صاحب چاروں شانے چت ہوگئے تو خود ہی کہا کہ ٹھیک ہے کل میں عمران بھائی جو میرے بڑے بااعتماد ساتھی ہیں کو بھیج دوں گا تاکہ مناظرے کی ابتدائی گفتگو کی جاسکے۔

مگر وہ کل آج تک نہ آئی 15 اپریل کو ان کا خط موصول ہوا جس میں ہمیں کہا گیا کہ آپ لوگ میرا سامنا کرنے سے فرار ہورہے ہیں اس شرمناک ڈھٹائی پر ہمیں جتنا سخت افسوس ہوا اتنا ہی اس بات کا یقین مزید پختہ ہوگیا کہ اس مذہب میں جو آدمی شرم وحیاء سے جتنا عاری ہو اور جھوٹ مکر وفریب کا جتنا ماہر ہو اتنے ہی بڑے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ بہرحال ہم نے فوراً اسی دن ظہر میں عمران صاحب کو فون کیا اور کہا کہ آپ نے کل آنا تھا مگر کامل ایک ماہ گزر گیا آپ کی کل نہیں آئی۔ عمران صاحب نے کہا: ''میں آج جہانگیر صاحب سے پوچھ کر آپ کو بتادوں گا کہ کیا کرنا ہے کیونکہ انہوں نے مناظرے کے حوالے سے مجھے کچھ بھی ہدایات نہیں دیں''۔ مگر عمران صاحب کی وہ آج، آج ان سطور کے لکھنے تک نہیں آئی۔

جب رات کو عمران صاحب کا فون نہ آیا تو اسی رات مولانا ساجد خان صاحب حفظہ اللہ نے جہانگیر صاحب کو ان کے ذاتی نمبر پر کال کی اور کہا کہ آپ نے اپنی تحریر میں لکھا کہ ہم فرار ہورہے ہیں اس جھوٹ کا ثبوت دو۔ میں نے آپ کو اپنے پہلے خط میں لکھا تھا کہ جب ہم ایک ہی شہر کے رہنے والے ہیں تو تحاریر کی اس جھنجھٹ پر پڑنے کے بجائے دوبدو تمام مسائل پر گفتگو کرلیتے

ہیں۔مگر اس کا جواب آپ نے اب تک نہیں دیا۔پچھلے ماہ آپ نے خود حسام الحرمین اور احمد رضا خان کے کفر وایمان پر بات کرنے کی حامی بھری مگر باوجود وعدے کے آپ کا نمائندہ اب تک نہیں آیا۔ہم نے آپ کو یہ تک کہا کہ اگر آپ نہیں آسکتے تو ہمیں اپنا پتہ بتادیں ہم آجاتے ہیں آپ اس کیلئے بھی تیار نہیں ہورہے ہیں اور فرار کا الزام ہم پر لگاتے ہیں کچھ تو خدا کا خوف کرو اس سفید ریش کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی؟ بہرحال جہانگیر صاحب کی خوب خبر لی گئی اور مولانا صاحب نے گرجتے ہوئے کہا کہ مولوی جہانگیر صاحب! اگر ہم فرار ہورہے ہیں تو میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں: ''میرے ساتھ مناظرہ کرلو اور میں آپ کو اپنا چیلنج لکھ کر بھیج رہا ہوں بتاؤ قبول کرو گے یا نہیں''؟ اب تو جہانگیر صاحب کی وہ حالت کہ کاٹو تو خون نہیں مولانا ساجد صاحب بار بار مطالبہ کرتے رہے کہ میں تحریری چیلنج بھیج رہا ہوں جواب دو اسے قبول کرو گے یا نہیں؟ مگر جہانگیر صاحب نے قبول کرنے سے صاف انکار کردیا۔اور ایک محفل میں شرکت کا بہانہ کرکے مزید گفتگو کرنے سے انکار کردیا۔

چور کو اس کی ماں کے گھر تک پہنچانے کیلئے آخری کوشش کرتے ہوئے 20 اپریل کو مفتی معاویہ صاحب مدظلہ العالی نے مولوی جہانگیر صاحب کو فون کیا کہ آپ لوگوں نے کیا ڈرامہ بنایا ہوا ہے نہ آپ کا نمائیندہ آرہا ہے نہ ہمیں بلا رہے ہو مسئلہ کیا ہے آپ لوگوں کے ساتھ؟ تو مولوی جہانگیر صاحب کے تو تیور ہی بدلے ہوئے تھے،اور اب کی بار سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہ کہنے لگے کہ میں چاہتا ہوں کہ لاہور کی طرز پر ایک فیصلہ کن مناظرہ ہوجائے جس میں چوٹی کے علماء ہوں یعنی نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔مفتی صاحب نے کہا کہ فیصلہ کن مناظرے سے کیا مراد ہے؟ لاہور والا مناظرہ کیا آپ مانتے ہو؟ اس لئے اس کی وضاحت کرو کہ فیصلہ کن سے کیا مراد ہے؟ نیز یہ باتیں تو بعد کی ہیں ہمارا اور آپ کا جو مناظرہ ہونا تھا اس کا کیا بنے گا؟ مگر گلے کے اسی کانٹے سے تو جان چھڑانے کیلئے ''فیصلہ کن مناظرے'' کی بات کی،فوراً بولے کہ وہ نہیں کرنا بس فیصلہ کن کرنا ہے چوٹی کے علماء کا۔مفتی صاحب نے کہا ٹھیک ہے ہم فیصلہ کن کیلئے بھی تیار ہیں مگر آپ پہلے ہمیں اپنا معذرت نامہ اور عذر تحریری طور پر لکھ کر بھیجیں کہ میں دیوبندیوں کے ساتھ سابقہ موضوع پر مناظرہ نہیں کرسکتا اس پر میں معذرت خواہ ہوں۔مگر جہانگیر صاحب اس کیلئے بھی تیار نہ ہوئے۔مفتی صاحب نے کہا کہ جان تو آپ کی نہیں چھوٹنی اس لئے فرمایا کہ بتاؤ فیصلہ کن مناظرہ کس طرح کہاں کب کرنا ہے؟ مفرور جہانگیر صاحب نے کہا کہ ہم اپنے بڑوں کو بلا لیتے ہیں آپ

اپنے بڑوں کواور پانچ پانچ علماء ہوجاتے ہیں۔مفتی صاحب نے فرمایا ٹھیک آپ بتائیں آپ اپنا بڑا کس کو سمجھتے ہیں؟ جہانگیر صاحب نے کہا ''عبدالتواب صدیقی'' کو،مفتی صاحب نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ ان سمیت پانچ علماء کی مناظرے پر رضامندی کی تحریر ان سے لکھوا کر لے آئیں اورہمیں دن وتاریخ بتادیں اس تاریخ کو جن پانچ علماء کو ہم بڑا سمجھتے ہیں ان کی تحاریر لے آئیں گے مگر وقت آپ ہمیں بتائیں، کیونکہ ہم نے آپ کو فرار تو کسی بھی طور پر نہیں ہونے دینا۔مگر یہ ساری کہانی تو جہانگیر صاحب نے مناظرے سے فرار ہی کیلئے گھڑی تھی جب اس میں بھی ناکام ہوگئے تو آخری چال چلتے ہوئے کہا کہ آپ مجھے وقت کا پابند نہ کریں۔جس پر مفتی صاحب نے کہا کہ آپ عجیب آدمی ہو وقت کا پابند نہ کریں،تو اس کا مطلب ہے ہمیں لٹکا کر رکھو کل کو ہم آپ کو فون کریں گے تو جواب ملے گا کہ وقت تو طے نہیں ہوا تھا جب ہم تیار ہوں گے تو بتادیں گے۔اس لئے وقت متعین کرو۔اس آخری چال میں بھی ناکامی دیکھتے ہوئے جہانگیر صاحب نے انتہائی بد اخلاقی و بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ کہہ کر ہمارا فون کاٹ دیا کہ دوبارہ مجھے فون مت کرنا اور میں تمہارا فون نہیں اٹھاؤں گا۔

قارئین کرام! ان تمام باتوں کی فون ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے جو انٹرنیٹ پر بھی اپلوڈ کردی گئی ہیں۔یادرہے مولوی عبدالتواب صدیقی صاحب وہ آدمی ہیں کہ آج سے کچھ سال پہلے لیاقت آباد کے ایک مولوی نے اسے اپنی مسجد میں بیان کیلئے بلوایا تھا اور قائد اہلسنت مولانا رب نواز حنفی صاحب کو پیغام بھجوایا کہ ہمارے مولوی عبدالتواب صاحب آرہے ہیں مناظرے کی تیاری کرلو حضرت قائد اہلسنت نے فوراً اپنے نمائندے بھیجے کہ ہم مناظرے کیلئے تیار ہیں اور عبد التواب صدیقی کو کہو کہ اپنا چیلنج لکھ کردے دے اور ہم بغیر چیلنج لئے یہاں سے نہیں جائیں گے اب تو وہاں کے مقامی لوگوں کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور کہا کہ وہ مناظرے کیلئے نہیں بیان کیلئے تشریف لارہے ہیں،جس پر ہمارے ساتھیوں نے کہا کہ جب مناظرے کیلئے نہیں آرہے ہیں تو مناظرے کا پیغام کیوں بھیجا؟ اب تو ہر حال میں مناظرہ ہوگا بالآخر مقامی لوگوں اور مولوی صاحب نے اپنی اس حرکت پر معافی مانگی اور اپنا معافی نامہ تحریر کرکے دیا جسے بعد میں شائع کرکے پورے علاقے میں تقسیم کیا گیا یہ معافی نامہ اور اس کے گواہ آج بھی علاقہ میں زندہ موجود ہیں۔اسی طرح مولوی کوکب نورانی نے جب دیوبند سے بریلی نامی سرتاپا کذب کتاب لکھی تو حنفی صاحب نے انہیں بھی مناظرے کی دعوت دی مگر کوکب نورانی صاحب کو آج تک سامنا کرنے کی جرات نہ ہوئی

جس کا اقرار جہانگیر صاحب نے بھی کیا۔تو جہانگیر صاحب جن لوگوں سے آپ فیصلہ کن مناظرے کی بات کرتے ہیں وہ تو عرصہ ہوا معافیاں مانگ کر مفرور ہیں۔

بہرحال مولوی جہانگیر صاحب سے ہماری گذارش ہے کہ جعلی مناظرے لکھنا بہت آسان ہے مگر مناظرہ کرنا آپ جیسوں کے بس کا روگ نہیں جنہیں اردو عبارت تک لکھنا نہ آتی ہو، اگر اس تحریر کو پڑھ کر عمران صاحب اور جہانگیر صاحب کو دوبارہ مناظرہ کرنے کا شوق ہوا تو وہ ہم سے بلا جھجک رابطہ کر سکتے ہیں۔

جہانگیر نقشبندی کو کپڑا فروش کہنے والے زکوۃ خور متوجہ ہوں

ٹمیاری مناظرے میں محمد علی حنفی رضا خانی انہیں کپڑا فروش تو ایسے کہہ رہے تھے جیسے ان کے لاڈلے مناظر ظفر رضوی نے تو کبھی اپنے ٹھیکیدار بہنوئی کے پاس نوکری کی ہی نہ ہو۔اگر جہانگیر نقشبندی کیلئے کپڑا فروشی کرنا جرم ہے تو ظفر رضوی کا اپنے بہنوئی کی نوکری کرنا کونسا اعزاز ہے؟ محمد علی رضا خانی جی! کپڑا بیچ کر باعزت روزگا حاصل کرنے زیادہ بہتر ہے یا آپ کی طرح دوسروں کی زکوۃ وصدقات پر پلنا باعث اعزاز ہے؟

غلام مہر علی آف چشتیاں اسی رضا خانی کپڑا فروش کے بارے میں لکھتے ہیں:

''فاضل نوجوان محمد جہانگیر نقشبندی مسلک کا درد رکھنے والے اور مناظرہ کا جنون کی حد تک شوق رکھنے والے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالی علم وعمل میں اضافہ فرمائے۔

علامہ حامد حسین قریشی رضوی لکھتے ہیں:

کراچی کے عوام اہلسنت خوش قسمت ہیں کہ ان کو خطیب پاکستان مولانا مناظر محمد جہانگیر نقشبندی ملے ہیں جو 24 گھنٹے مناظرہ کیلئے تیار رہتے ہیں بدعقیدہ کو منہ توڑ جواب دیتے ہیں۔(مناظرہ اہلسنت، ص 11 ،زاویہ پبلشرز لاہور)

جناب قریشی صاحب! اس نام نہاد مناظرہ کو 24 گھنٹے کیلئے نہیں صرف 3 گھنٹے کیلئے ہم سے مناظرہ کیلئے تیار کردیں تو یہ آپ کا بریلوی مسلک پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

بہرحال محمد علی صاحب! آنکھیں کھول کر پڑھیں یہ موصوف کپڑا فروش نہیں آپ کے مسلک کے مایہ ناز مناظر ہیں جو 24 گھنٹے (غالبا خواب میں) مناظرے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

تعارف رضاخانیت (بریلویت)

فاتح بریلویت مولانا ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی

جب تک کسی کا صحیح تعارف نہ ہو اس وقت تک اس کے متعلق کچھ کہنا وقت کا ضیاع ہے اور کسی تبصرہ نگار کا تبصرہ بے سود ہے۔ہاں! جب صحیح تعارف ہو جائے تو پھر اس پر تبصرہ کیا جا سکتا ہے۔ہمارے برصغیر میں انگریز کی سیاسی ضرورت کے پیش نظر ایک فتنہ پیدا کیا گیا جو بعد میں رفتہ رفتہ مذہبی شکل اختیار کرنے لگا۔میری مراد ''اہل بدعت'' رضاخانیت ہے۔جب تک ان کا صحیح تعارف نہ ہو آپ ان کو پہچان نہیں سکیں گے۔اس لئے راقم ان کے نظریات، عقائد واعمال وافکار سے ہٹ کر ایک نئے زاویے کی طرف آپ کو لے جانا چاہتا ہے۔

رحمت دو عالم، فخر کون ومکان، زبدہ زمین وزماں محمد عربی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت۔ بے حیاء بندہ جو چاہے کرتا پھرے۔جب آدمی سے شرم وحیاء کا حصہ جس کو ایمان کا خصوصی شعبہ فرمایا گیا ہے رخصت ہو جائے تو پھر وہ خدا، رسول، صحابہ، اکابر امت الغرض کسی کو بھی معاف نہیں کرے گا۔اس لئے اس عنوان پر چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

۱: علم وتفقہ کا معیار رضاخانی قوم میں کیا ہے؟: بریلوی مسلک کی معتبر کتاب ''المیز ان امام احمد رضا نمبر'' میں ہے:''مرد کی شرمگاہ کے اعضاء کو 9 ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیمروز سے بھی زیادہ درخشاں اور تابندہ ہے''۔

(المیز ان کا امام احمد رضا نمبر 212)

فاضل بریلوی کے علم وتفقہ پر جو سب سے بڑی وزنی اور اعلیٰ دلیل ملی، وہ یہی ہے کہ انہوں نے مرد کی شرمگاہ کے 9 حصے بتائے ہیں۔جو کسی اور نے نہیں بتائے۔اگر مجھے معاف رکھیں تو میں بات کروں کہ واقعی یہ فاضل بریلوی ہی کا حصہ ہے ان سے بڑا اس فن میں کوئی نہیں۔

مزید دنیائے رضاخانیت سے یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ اس فن میں فاضل

بریلوی کا استاد کون ہے؟ فاضل بریلوی نے یہ تحقیق کس سے سیکھی؟

۲: دوسری چیز ہے عبادت۔اس میں بھی رضاخانی سوچ کا معائنہ فرمائیں:

یہ جو میں آپ کوعرض کرنے لگا ہوں یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا واقعہ ہے وہ یہ ہے کہ ایک بار عصر کی نماز پڑھ کر آپ مکان تشریف لے گئے، کچھ دیر بعد لوگوں نے دیکھا کہ آپ مسجد میں آکر نماز پڑھ رہے ہیں۔ایک صاحب جو خود حضرت کے پیچھے نماز پڑھ چکے تھے، بہت متحیر ہوئے کہ بعد عصر نوافل نہیں اور اگر کسی وجہ سے نماز نہیں ہوئی تھی تو حضرت کا حافظہ ایسا نہیں تھا کہ مجھے بھول جاتے اور مطلع نہ فرماتے۔حضرت نے سلام پھیرا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ نماز کیسی؟ فرمایا: قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد ''نفس کی حرکت'' سے میرے انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا تھا۔(انوار رضا،ص:75 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

یہ بھی یاد رہے کہ بعد تشہد تو درود شریف ہی پڑھا جاتا ہے اس وقت فاضل بریلوی کی حالت معائنہ فرمائیں۔

۳: ساری عبادت میں جس کا درجہ سر کا ہے اس کا حال تو آپ نے ملاحظہ فرمالیا اب تقوی جوان عبادات کا ماحصل ثمرہ اور نتیجہ ہے وہ بھی دیکھ لیں۔فاضل بریلوی کے تقوے کو ثابت کرنے کیلئے سب سے بڑی دلیل دیکھئے۔

مولوی عبدالمبین نعمانی بریلوی لکھتے ہیں:

''آئے چند واقعات وشہادات کی روشنی میں اس حیثیت سے بھی حضرت امام کی حیات طیبہ کا مطالعہ کریں تا کہ معلوم ہوجائے کہ مرد حق آگاہ، زہد وورع ،تقوی وطہارت اور حزم واحتیاط کے کس بلند مقام پر فائز ہے۔سب سے پہلے عہد طفولیت کا ایک عبرت انگیز واقعہ ملاحظہ ہو۔ابھی ساڑھے تین برس کی عمر ہے ایک نیچا کرتا باہر سے دولت خانے کی طرف چلے جارہے تھے کہ سامنے سے کچھ بازاری عورتوں (طوائفوں) کا گزر ہوا ان پر نظر پڑتے ہی ساڑھے تین برس کے امام نے اپنا لمبا کرتا اٹھایا اور دامن سے آنکھیں چھپالیں یہ غیورانہ انداز دیکھ کر ان عورتوں نے تضحیکانہ طور پر کہا: واہ میاں صاحبزادے نظر کو ڈھک لیا

اور ستر کھول دیا۔(المیزان امام احمد رضا نمبر،ص:232)
اور یہ بھی یاد رکھیں کہ بچپن کی عادت کم چھوٹتی ہے (تلخیص فتاوی رضویہ،ص:432)
قارئین کرام! فاضل بریلوی کی یہ عادت کب تک رہی ہوگی؟ آپ کو بخوبی سمجھ آ گئی ہوگی۔ یہ حال شرم وحیاء کا تقوی اور عبادات میں ہے۔ جب عبادات اور تقوی کی یہ حالت ہے تو باقی احوال کو آپ اسی پر قیاس کرلیں۔ جب شرم وحیاء کا یہ عالم ہے تو پھر باقی فاصنع ما شئت جو چاہیں یہ لوگ کریں۔ان کو کیا رکاوٹ پیش آتی ہوگی۔ نہ اسلاف کا ادب نہ ہی اولیاء اللہ سے شرم اور نہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سے کوئی حیاء۔
القصہ! ہر طرح سے یہ لوگ عاری ہیں لہذا ان لوگوں نے اپنی مرضی سے عقائد تراشے اور اپنی مرضی سے اعمال اختراع کیئے جن کے قائلین کو سنی جبکہ مانعین اور تارکین کو وہابی کہنے لگے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے دجال کی جنت و دوزخ ہوگی جو درحقیقت بالعکس ہوگی یہاں بھی کچھ اسی طرح ہے۔
اب آ ئے چلیئے آستانہ علم و ہنر دارالعلوم دیوبند کو وہاں کے علم وتفقہ کی گواہی تو خود مخالفین بھی دینے پر مجبور ہیں جیسا کہ مفتی احمد یار گجراتی لکھتے ہیں:

اہل سنت بہر قوالی و عرس
دیوبندی بہر تصنیفات و درس
خرچ سنی بر قبور و خانقاہ
خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ
(دیوان سالک،ص:45)

مولوی عبدالحکیم شرف قادری لاہوری لکھتے ہیں:

مال سنی بہر قوالی و عرس　　　مال نجدی بہر تعلیم است و درس
مال سنی بر قبور و خانقاہ　　　دیوبندی بر علوم و درسگاہ

سنی کا مال قوالی وعرس کیلئے جبکہ نجدی کا مال تعلیم و درس کیلئے ہے سنی کا مال قبروں اور خانقاہوں

پر خرچ ہوتا ہے جبکہ دیوبندی کا مال علوم و درسگاہوں پر خرچ ہوتا ہے۔
(خدا کو یاد کرے پیارے، ص:85)
تو یہ بات دو گواہوں سے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ صحیح علم و درسگاہ جب اہل السنّت والجماعت دیوبند کے پاس ہے تو علم کی شان یہ ہے کہ العلم نور یضع اللہ بہ فی قلب مومن علم تو اللہ کی طرف سے ایک روشنی ہے جو مومن کے دل میں اللہ تعالی پیدا فرماتا ہے۔تو جب یہ روشنی اہل السنّت دیوبند کو ملی تو انہوں نے عقائد و نظریات اور اعمال صالحہ کو پہچان لیا کہ وہ حق و سچ ہے جو اکابر و اسلاف سے ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے جب ہمارے مخالفین کے پاس صحیح علم و درسگاہ نہیں تو پھر صحیح عقائد و نظریات نظر ہی کیسے آئیں گے۔

دوسری چیز نماز ہے ہمارے اکابر کی نماز کا یہ عالم تھا کہ مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ حضرت قطب الارشاد رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلق فرماتے ہیں رات کا تھوڑا حصہ لیٹتے ہیں پھر اٹھ جاتے ہیں نماز پڑھنے کیلئے۔
(مسلک علماء دیو بند اور حب رسول ﷺ، ص:33)
شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ حضرت قطب الارشاد مولانا گنگوہی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں: حضرت مولانا قدس سرہ نے ایک آیت پر روتے روتے تمام رات گزار دی تھی اور وہ آیت یہ تھی یوم تبلی السرائر فمالہ من قوۃ ولا ناصر۔
(اکابر علماء دیو بند اتباع شریعت کی روشنی میں، ص:45)
حضرت شیخ الحدیث حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ ہی کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ دیوبند کے جلسہ دستار بندی میں جب آپ تشریف لائے تو غالبا عصر کی نماز میں ایک دن ایسا اتفاق پیش آیا کہ مولانا محمد یعقوب صاحب نماز پڑھانے کیلئے مصلے پر جا کھڑے ہوئے مخلوق کے اژدہام اور مصافحہ کثرت کے باوجود عجلت کے جس وقت آپ جماعت میں شریک ہوئے ہیں تو قرأت شروع ہوگئی تھی۔سلام پھیرنے کے بعد دیکھا گیا تو آپ اداس

اور چہرہ پر اضمحلال برس رہا تھا اور آپ رنج کے ساتھ یہ الفاظ فرمارہے تھے کہ افسوس 22 برس بعد آج تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہے۔

(اکابر علمائے دیوبند،ص:47)

اب آپ تقوی کو بھی دیکھ لیجئے۔ شیخ الاسلام مفتی تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''راقم الحروف کے جد امجد حضرت مولانا محمد یاسین صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ ہم نے دارالعلوم کا وہ وقت بھی دیکھا جس میں صدر مدرس سے لیکر ادنی مدرس تک اور مہتمم سے لیکر دربان و چپراسی تک سب کے سب صاحب نسبت بزرگ اور اولیاء اللہ تھے۔ دارالعلوم اس زمانے میں دن کو دارالعلوم اور رات کو خانقاہ معلوم ہوتا تھا کہ اکثر حجروں سے آخر شب میں تلاوت اور ذکر کی آوازیں سنائی دیتی تھیں اور درحقیقت یہ اس دارالعلوم کا طرہ امتیاز تھا''۔(ماہنامہ الرشید کا دارالعلوم دیوبند نمبر،ص:373)

آگے لکھتے ہیں:''شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ سارا دن تعلیم و تدریس کی محنت اٹھانے کے باوجود رات کو دو بجے بیدار ہو جاتے اور فجر تک نوافل و ذکر میں مشغول رہتے تھے اور رمضان المبارک میں تو تمام رات جاگنے کا معمول تھا حضرت کے یہاں تراویح سحری سے ذرا پہلے تک جاری رہتی تھی اور مختلف حفاظ کئی کئی پارے سناتے تھے یہاں تک کے حضرت کے پاؤں پر ورم آجاتا اور حتی تـــو دمـــت قدماہ کی سنت نبویہ ﷺ نصیب ہوتی تھی۔

(ماہنامہ الرشید کا دارالعلوم دیوبند نمبر،ص:374)

قارئین کرام! آپ خود بتائیں کہ شرم و حیاء کن کو نصیب ہوا اور کن کو اس سب سے خالی ہونا نصیب ہوا۔اللہ تعالی اس قوم کو شرم وحیاء کی دولت سے مالا مال فرمائے۔

رضاخانی علماء یہود کے نقشِ قدم پر

قسط چہارم

چور چوری سے جائے هیرا پھیری سے نه جائے

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قارئین کرام ! ہم نے آج سے تقریباً عرصہ دو سال پہلے ایک لاہوری رضاخانی کے اعتراضات کے جواب میں ایک مضمون ''بریلوی علماء یہود کے نقش قدم پر'' شروع کیا تھا جس کی پہلی قسط ''سیف حق'' نامی رسالے میں شائع ہوئی تھی۔

اس مضمون کا مقصد بریلوی کتب میں ہونے والی تحریفات کی نشاندہی کرنا تھی۔
اس مضمون میں دیگر کتب کے ساتھ ''مکتبۃ المدینۃ'' کی طرف سے شایع کردہ تخریج شدہ ''ملفوظاتِ اعلیحضرت'' میں متنازعہ فیہا عبارات میں کی گئی تحریفات کو بھی زیر بحث لایا گیا یہ تحریفات ''سیف حق'' میں شائع ہونے سے پہلے راقم الحروف ایک مضمون کے ذریعہ انٹرنیٹ پر شایع کر چکا تھا، اور الحمد للہ میرے اس مضمون کی بازگشت رضاخانی مرکز ''منظر الاسلام بریلی'' تک میں سنائی گئی اور موجودہ ''فرقہ مبتدعہ'' کے سربراہ ''آل قارون مولوی اختر رضاخانی'' کو ایک وضاحتی بیان ''یوٹیوب'' پر اپلوڈ کرنا پڑا جس میں نام نہاد دعوت اسلامی کی اس حرکت سے لاتعلقی کا اظہار کیا گیا اور نام نہاد دعوت اسلامی کی اس حرکت کی مذمت بھی کی اور کہا کہ یہ حرکت لوگوں کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے۔ بعد میں یہ مضمون بریلوی دعوت اسلامی کے خلاف ہندوستان میں بننے والی نام نہاد ''سنی دعوت اسلامی'' نے بھی اپنی ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا مگر احمد رضاخانی قارونی المختار کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مضمون میں سے میرا نام نکال کر اپنی تحقیق کے طور پر پیش کیا۔

اس ہر طرف کی مذمت نے نام نہاد دعوت اسلامی کا خوب منہ کالا کیا اور آخر مجبور ہو کر ''مکتبۃ المدینۃ'' ہی سے ۲۰۱۲ء میں ملفوظات کا ایک اور نیا ایڈیشن شائع کر دیا گیا اور

حیرت انگیز طور پر اس بار اپنی سابقہ روایات کے مطابق سارا ملبہ ’’کاتب‘‘ کے کندھوں پر ڈالنے کے بجائے واضح طور پر اقرار کیا گیا کہ یہ تحریفات انہی لوگوں نے جان بوجھ کر کی ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیں وہ اعتذار جو اس نئے ایڈیشن کے ساتھ شائع ہوا:

’’اعتذار

مجلس المدینۃ العلمیۃ نے کتاب ’’ملفوظات اعلیٰ حضرت‘‘ مع تخریج و تسہیل جمادی الاخری ۱۴۳۰ھ مطابق جون ۲۰۰۹ کو شائع کی تھی اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کیں اس پر ہم معذرت خواہ ہیں۔

اس ایڈیشن محرم الحرام ۱۴۳۴ھ مطابق نومبر ۲۰۱۲ میں ان عبارات کو شامل کر دیا گیا ہے‘‘۔ (ملفوظات۔ص:۲ نومبر ۲۰۱۲ مکتبۃ المدینۃ)

اس ’’اعتذار‘‘ میں واضح طور پر نام نہاد دعوت اسلامی کے ذمہ داروں نے تسلیم کر لیا کہ اس ایڈیشن میں چند عبارات شامل نہیں کی۔ اب بجا طور پر ہمیں اس مقام پر یہ حق حاصل ہے کہ ہم ان رضاخانیوں کی غیرت وحمیت کو آواز دیں جو بعض ناشرین کی غفلت پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں کہ ہائے تحریف کر دی ہائے تحریف کر دی یہاں پر اپنے ان بھائیوں کے متعلق ان کی زبان پر تالے کیوں لگ گئے؟ تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک مصنف اپنی زندگی میں اپنی کسی کتاب کی کسی عبارت میں کمی وبیشی کر دیتا ہے یا اسے حذف یا تبدیل کر دیتا ہے یا اپنی سابقہ رائے سے نئی تحقیق کی بنیاد پر رجوع کرتا ہے تو یہ عقل وخرد سے خالی رضاخانی فوراً واویلا شروع کر دیتے ہیں تحریف کر دی۔ مگر یہاں چور خود اپنی چوری کا برملا اعلان کر رہا ہے مگر ان کے خلاف ایک لفظ علمائے اسلام پر الزام تراشی کرنے والوں کے منہ سے نہیں نکلتا یہ کھلا تعصب، منافقت اور دورنگی کا شرمناک مظاہرہ نہیں؟

لاہور کا ایک رضاخانی لکھتا ہے:

’’یہ اقتباس اعتماد کر کے نہیں بلکہ چوری کر کے لکھا گیا ہے لیکن بدنامی کے ڈر سے انہوں نے ایسا نہیں لکھا کاش کہ انہیں بدنامی کے بجائے

اللہ تعالی کا ڈر بھی ہوتا''۔(کلمہ باطل شمارہ ۱۰۔ص:۳۳)

ہم بھی نام نہاد دعوت اسلامی سے کہیں گے کہ ''محض شامل نہیں'' کیس سے کام چلنے والا نہیں تم نے اپنے امام کے ملفوظات میں واضح طور پر تحریف کا ارتکاب کیا ہے لہٰذا اس بات کا واضح اعلان کرو کہ تم اس تحریف کے مرتکب ہوئے ہو اور مخالفین کے شدید دباؤ پر مجبوراً ان گستاخانہ وغیر شرعی عبارات وخرافات کو دوبارہ شامل کر رہے ہو۔مگر چونکہ اس طرح لکھنے پر بدنامی ہوگی کاش کے تمہیں بدنامی کے بجائے اللہ تعالی کا ڈر ہوتا مگر جن مشرکوں کے دلوں میں ہر وقت پیر طوائف شاہ، پیر کرتا اٹھا شاہ، پیر نو حصوں والا شاہ، پیر انگرکھا توڑ شاہ، پیر گھوڑے شاہ، پیر کھوتے شاہ، پیر گھسیٹا شاہ، پیر شادی شاہ، پیر کوا شاہ، کے انتر منتر کا خوف بیٹھا ہوا ہو بھلا اس دل میں خوف خدا کو کہاں جگہ مل سکتی ہے؟

پھر نام نہاد دعوت اسلامی کے جھوٹ،مکر وفریب کا اندازہ لگائیں، کہہ رہے ہیں:

''چند عبارات رہ گئیں'' حالانکہ محقق العصر استاذی حضرت مولانا مفتی نجیب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے بقول 170 سے زائد مقامات پر تحریفات ہوئی ہیں، کیا 483 صفحات کی کتاب میں 170 سے زائد مقامات میں تحریف وتبدیلی بریلوی لغت میں ''چند عبارات'' کہلائی جاتی ہیں؟

پھر دعوت بریانی والوں سے ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ عبارات آخر کس کے کہنے پر نکالی گئیں اور کیوں نکالی گئیں؟ اور اب کس کے کہنے پر اور کیوں دوبارہ شامل کی جارہی ہیں؟ پھر ملفوظات اعلی حضرت کے متعلق رضاخانیوں کے امام، بدعات کے عالمی داعی الیاس عطاری صاحب کا کہنا ہے:

''اعلی حضرت امام اہلسنت ...... کے عطا کردہ مدنی پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجائیے''۔(ملفوظات۔پیش لفظ۔ص:۲۶۔۵ جون ۲۰۰۹)

ہم نام نہاد دعوت اسلامی والوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے جن عبارات کو ملفوظات میں شامل نہیں کیا، کیا وہ ''مدنی پھول'' کہلائے جانے کے مستحق نہیں تھے؟ یا وہ

پھول اس قدر بوسیدہ اور خرافاتی تھے کہ ان کا نام نہاد ''مدنی دل'' اب اسے قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھا؟ یا پھر تمہیں مدنی پھولوں سے نفرت ہی اس قدر ہے کہ جس طرح ممکن ہو سکے ان کو مسل دیا جائے۔ نیز الیاس عطار صاحب یہ معمہ بھی حل کریں کہ بریلی میں پائے جانے والے ایک شخص کے اقوال ''مدنی پھول'' کیسے بن جاتے ہیں یا بریلویوں کے ہاں احمد رضا خان بڑ ہیچ المختار امن میاں معاذ اللہ ''مدینہ'' تھا؟ مکہ مدینہ میں رہنے والے رسول مدنی مکی ﷺ کے امتی تو رضاخانیوں کے مذہب میں سب سے بڑے کافر و گستاخ ہیں مگر کراچی اور بریلی کی گلیوں میں گھومنے والے دجال کی ایک آنکھ کی طرح گرم چمچ سے ماتھے پر سیادہ داغ لگائے یہ منحوس بے نور چہروں والے بدعتی ایک آن سے مدنی بن جاتے ہیں کہیں قادیانیوں کی طرح تم رضاخانیوں نے بھی کیا اپنا مکہ و مدینہ بدل دیا ہے؟

پھر رضاخانیوں نے اس نئے ایڈیشن میں صرف ان مقامات کی عبارات کو درست کیا ہے جس کو راقم الحروف نے اپنے مضمون میں پیش کیا تھا اور دیگر کئی تحریف شدہ عبارات کو ہاتھ بھی نہیں لگایا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ تحریف جان بوجھ کر کی گئی اور محض ہمارے دباؤ پر صرف چند عبارات کو شامل کیا گیا ہے۔ اور دلچسپ بات یہ جن عبارات کو دوبارہ شامل کیا گیا ہے ان تمام عبارات کے حاشیہ میں ان پر ہونے والے اعتراضات کے لایعنی جوابات بھی دینے کی کوشش کی گئی ہے جو اس بات کی واضح علامت ہے کہ یہ عبارات علمائے اہل السنۃ والجماعۃ کے اعتراضات کی وجہ سے نکالی گئی تھیں۔

رضاخانی لکھتا ہے:

> ''اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ گھمن صاحب نے ہماری تنقید کو درست تسلیم کرلیا ہے''۔ (کلمہ باطل۔ ص:۳۳)

رضاخانیوں کے اس اقتباس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہمارے اعتراضات کے بعد ان عبارات کو دوبارہ شامل کرنا اس بات کا پس پردہ اقرار ہے کہ ان عبارات پر ہماری طرف سے ہونے والی تنقید کو درست تسلیم کرلیا گیا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس نئے ایڈیشن میں بھی کئی جگہ تحریفات ہیں اور اس سے بھی بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ جو تحریفات پچھلے تمام ایڈیشنز میں نہیں کی گئیں حتی کہ تحریف شدہ ایڈیشن میں بھی وہ حوالہ موجود تھا اس نئے ایڈیشن میں اس میں بھی تحریف کر دی گئی جس کی تفصیل آئیندہ آنے والی قسطوں میں پیش کی جائے گی انشاء اللہ۔ اسی لئے تحریف شدہ اس نئے ایڈیشن کے آخر میں 11 رضاخانی بدعتی مولویوں کی تقاریظ شامل کی گئیں ہیں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی اس کا جواب بھی ایک رضاخانی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں:

''ایک چال چلتے ہوئے مآخذ و مراجع کا اضافہ کر دیا تاکہ آئیندہ اس پر کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ یہ کتاب چوری کر کے لکھی گئی ہے''۔ (کلمہ باطل۔ص:۳۲)

ہم سمجھتے ہیں کہ نام نہاد دعوت اسلامی نے بڑی شاطرانہ چال چلی ہے اپنے ان گیارہ علماء کی تائید لگا کر نام نہاد دعوت اسلامی نے اپنے تمام مخالفین پر یہ واضح کر دیا کہ یہ تحریفات صرف ہم نے نہیں کیں ہم نے تو اس تحریف شدہ ایڈیشن کو ان علماء پر بھی پیش کیا کسی مولوی نے کسی تحریف کی طرف اشارہ نہیں کیا بلکہ اسی تحریف شدہ ایڈیشن کی پذیرائی کی گویا احمد رضا خان قارونی کی شرکیہ و گمراہ کن تعلیمات میں تحریف صرف ہمارا کام نہیں بلکہ پورا مسلک جماعتی صورت میں اس میں ملوث ہے لہٰذا آئیندہ جو بھی اعتراض کرو صرف ہمیں قصوروار نہ ٹھرانا۔

میں یہاں ایک بار پھر ان رضاخانیوں سے سوال کروں گا کہ دیوبندیوں پر اعتراض کرتے ہو کہ: ''ان کی کتابوں میں تحریفات ہو رہی ہیں'' یہ اتنے بڑے محرف تمہاری ناک کے نیچے مسلکی پالیسی کے تحت تمہارے امام کی کتابوں میں تحریف کر رہے ہیں کسی رضاخانی کو قبر یاد نہیں آتی؟ کسی رضاخانی کو خوفِ خدا دامن گیر نہیں ہوتا؟ کہ وہ انصاف و دیانت کا ترازو لیکر وہی قلم جو علمائے اسلام کے خلاف زہر اگلتا ہے اپنے ان ہم مسلک لوگوں کے خلاف بھی کچھ لکھے۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوگا اس لئے کہ ان کی روزی روٹی تو علمائے دیوبند پر الزام تراشی سے وابستہ ہے اگر اپنے ہی مسلک کے خلاف آواز اٹھائی تو اس مہنگائی کے

دور میں منہ کا تر نوالہ بھی میت کی دیگوں کے یہ بھوکے چھین کر لے جائیں گے۔

میں پہلے بھی کئی بار لکھ چکا ہوں اور ساتھیوں سے بھی کہتا ہوں کہ رضا خانیوں کے خلاف علمائے اسلام کی یہ سب سے بڑی کرامت ہے کہ یہ رضا خانی جو اعتراض جو الزام علمائے دیوبند پر لگاتے ہیں وہی بات ان کے گھر سے نکل آتی ہے۔ الحمدللہ آج یہ دعوی ایک بات پھر سچ ثابت ہوا دوسروں پر تحریف کا الزام لگانے والوں کیلئے راقم الحروف کا یہ مضمون اب ایسا کانٹا بن چکا ہے جو ان سے نہ نگلتے بنے نہ اگلتے۔

اور آخر میں رضا خانیوں ہی کی زبان میں کہوں گا:

''راقم کے مضمون نے ان کی جڑیں ہلا دی ہیں تبھی تو یہ ایسا کرنے پر مجبور ہوئے ہیں''۔ (کلمہ باطل۔ص:۳۵)

(جاری ہے......)

انا للہ و انا الیہ راجعون

تبلیغی مرکز رائیونڈ کے نائب امیر مولانا جمشید علی خان انتقال کر گئے ان کی ناگہانی وفات پر وزیر اعظم میاں نواز شریف، وزیر اعلی پنجاب میاں شہباز شریف اور مشیر صحت پنجاب خواجہ سلمان رفیق نے گہرے دکھ اور درد کا اظہار کیا اور ان کی دینی خدمات کو سراہا

(روزنامہ جنگ لاہور، ۴ نومبر ۲۰۱۴)

(بقیہ صفحہ نمبر **34**) ''سگ مگس'' را اگر کنی مقلوب...... قلب او غیر ''سگ مگس'' نشود۔ والا معاملہ ہے۔ ہمارے خیال میں یہ اہل اللہ کو بدنام کرنے اوران سے بغض و دشمنی رکھنے کی دنیوی سزا ہے۔

دیکھو اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو۔

(جاری ہے......)

......اور انگر کھے کا بند ٹوٹ گیا

(ادارہ)

''جناب مولوی محمد حسین صاحب میرٹھی کا بیان ہے کہ امام احمد رضا نماز میں اس قدر احتیاط اور جزئیات مسائل کا ایسا اہتمام فرماتے کہ عام تو عام ،اکثر علماء اس پر عمل کرنا تو درکنار اس کے سمجھنے سے بھی قاصر ہیں۔ایک سال امام احمد رضا خان کی مسجد میں بیس رمضان المبارک سے میں معتکف ہوا۔جب چھبیس ۲۶ رمضان المبارک کی تاریخ آئی تو امام احمد رضا نے بھی اعتکاف فرمایا قبل اعتکاف ایک دن کا واقعہ ہے کہ عصر کے وقت حضور امام احمد رضا تشریف لائے اور نماز پڑھا کر تشریف لے گئے۔میں مسجد کے اندر کونے میں چلا گیا۔تھوڑی دیر میں ایک صاحب آئے اور مجھ سے کہنے لگے آپ نے ابھی عصر کی نماز نہیں پڑھی۔میں نے کہا ابھی حضور کے پیچھے پڑھی ہے تو ان صاحب نے تعجب سے کہا کہ حضور تو اب پڑھ رہے ہیں۔میں نے بھی سنا تو نہایت تعجب کیا اور یقین نہ ہوا۔اس لیے کہ نماز عصر کے بعد کوئی نماز داخل نہیں اور امام احمد رضا نے ہم لوگوں کے سامنے نماز پڑھی اور پڑھائی ہے اور ابھی مغرب کا وقت نہیں پھر اگر کوئی غلطی ہوگئی ہوتی تو سب کو اعادہ کرنے کا حکم فرماتے۔غرض مجھ کو بڑی حیرت ہوئی۔انہوں نے پھر کہا دیکھ لیجئے پڑھ رہے ہیں۔تب میں نے آگے بڑھ کر دیکھا تو واقعی نماز پڑھ رہے تھے۔منتظر کھڑا رہا جب سلام پھیرا تو میں نے عرض کیا۔حضور میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی نماز پڑھائی اور پھر پڑھ رہے ہیں۔نوافل کا بھی اس وقت سوال نہیں تو امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیر میں بعد تشہد ''حرکت نفس'' سے میرے'' انگر کھے کا بند ٹوٹ'' گیا تھا۔چونکہ نماز تشہد پر ختم ہوجاتی ہے۔اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کرا کر اپنی نماز احتیاطاً پھر سے پڑھ لی۔''(انوار رضا ص ۲۵۷ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

''انگرکھا''ایک خاص قسم کا ''کوٹ''ہوتا ہے جو ہندوستان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مطلب کے حضرت کی حرکت نفس یعنی ''عضو مخصوص کی حرکت'' سے کوٹ کا بند ٹوٹ گیا۔

سچی بات یہ ہے کہ ہمیں اس حیا سوز اور بیہودہ واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے بیحد شرم آتی ہے۔اے کاش ہم مجبور نہ ہوتے۔

حرکتِ نفس یعنی......لاحول ولاقوۃ......اور وہ بھی مسجد میں......مسجد میں بھی نماز کے دوران......وہ بھی امام ہونے کی حالت میں......نماز بھی عصر کی......عصر بھی رمضان المبارک کا......رمضان المبارک کا بھی آخری عشرہ......اور حد یہ کہ یہ حرکت عین اس وقت ہوئی جب خان صاحب مصروف درود شریف تھے۔خود فرماتے ہیں کہ بعد تشہد کے یہ حرکت ہوئی۔

رضا خانیو! خدارا بتاؤ کیا یہ ہے درود کا احترام؟ کیا یہ ہے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام ہے؟ کوئی جواب اس بدتمیزی کا،اس چھچھورپن کا اس گستاخی کا،اس ذہنی آوارگی کا؟ جو شخص مستی میں اس حد تک غرق ہو اور شہوت کے نشے میں اتنا چور ہو کہ اسے نہ نماز کا لحاظ ہو......نہ رمضان کا......نہ مسجد کا ادب ملحوظ ہو نہ درود کا......اور نہ امامت کی ذمہ داریوں کا احساس ہو......نہ روزہ دار ہونے کا......کیا ایسا شخص اس لائق ہے کہ اسے کسی اچھے لقب سے یاد کیا جائے؟۔

دیکھئے! غصہ نہ ہوں،ناراض نہ ہوں۔ہم نے خان صاحب کی طرف کوئی فرضی بات منسوب نہیں کی،یہ گھناؤنا واقعہ ہم تمہاری ہی کتاب سے لکھ رہے ہیں اور تم ہی سے انصاف چاہتے ہیں کہ آپ اسے بیہودہ اور شرمناک حرکت سمجھتے ہیں یا نہیں؟۔اگر شرمناک حرکت سمجھتے ہیں تو اس درجہ شرمناک حیا سوز حرکت کے مرتکب کو کیا کہا جائے امام؟ اعلیٰ حضرت؟ یا کیا؟......

زباں پر خدا تعالیٰ و نبی ﷺ کے اسماءِ گرامی اور ذہن میں شہوانی خیالات۔

تیرا غضب کہاں ہے خداوندِ ذوالجلال

اس درجہ مچپاہٹ اور شہوت پرستی کہ نماز و روزہ سے غافل ہوجائے۔ نہ مسجد و رمضان کا احترام ہے حتیٰ کہ یہ بھی احساس نہ ہو کہ زبان پر اس وقت کیا کلمات ہیں۔ یہ صرف رضا خانیوں کے امام نرالا کا ہی کارنامہ ہے۔ اعلیٰ حضرت کے سوا جوش و مستی میں اس حد تک ڈوبا ہوا شخص پوری دنیا میں نہیں مل سکتا۔

طرفہ یہ کہ اس شرمناک واقعہ کو رضا خانی خان صاحب کے تقویٰ وطہارت کی علامت و دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

تقوی وطہارت کے اعتبار سے نادار رضا خانیوں کو اپنے نادار امام کے پلے میں جب کچھ نہیں ملا تو شرمناک واقعات کو ہی تقوی و بزرگی کی علامت کے طور پر پیش کر دیتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیتے ہیں کہ ''یہ ایسا واقعہ ہے کہ اکثر لوگ اس کی سمجھ سے بھی قاصر ہیں۔''

تا کہ کوئی یہ اعتراض نہ کر سکے کہ اس درجہ گھناؤنے واقعہ کو کیوں بزرگی کی دلیل بتایا جارہا گویا نادان بیہودگی و بے شرمی کو نیکی و بزرگی سمجھ رہے ہیں۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

اگر تقویٰ وطہارت یہی ہے تو بدمعاشی، بدتمیزی اور گستاخی کسے کہیں گے۔......
بے شرمی بیہودگی بے حیائی کیا ہوگی ؟

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

رضا خانیو! اگر تم اسے تقویٰ وطہارت ہی سمجھتے ہو تو پھر تو یقیناً آپ لوگ بھی درود خوانی کے وقت یہی کچھ کرتے ہوں گے۔ تمہارا بھی دورانِ نماز و درود خوانی مچپاہٹ و شہوت پرستی کا ایسا ہی حال ہوگا اور تم پر بھی اپنے امام کی سی مستی طاری ہوتی ہوگی۔

شرم تم کو مگر نہیں آتی۔

مانا کہ بڑے حضرت کی طبیعت چلبلی تھی (مفتی مظہر اللہ دہلوی نے فتاویٰ مظہری کے ص ۳۹۲ پر اعلیٰ حضرت کے متعلق لکھا ہے کہ ان کی طبیعت چلبلی تھی ۔ مدعی لاکھ پر بھاری ہے گواہی تیری) اور کسی مسلمان پر کفر کا فتوی لگاتے وقت اور جنسی و شہوات کے خیالات کے وقت بڑے حضرت بے قابو ہو جایا کرتے تھے۔ بے اختیار اور مغلوب الحال ہو جاتے تھے مگر چھوٹے چھوٹے حضرتوں نے بھی تو کچھ نہ سوچا اور یہ خوفناک و شرمناک واقعہ کتابوں میں درج کر دیا اور ستم یہ کہ تعریف و توصیف کے پیرایہ میں......معلوم ہوتا ہے کہ آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے اور سچ ہے۔ ''گندی بوٹی کا شوربا بھی گندا ہی ہوتا ہے۔''

ہم جب ائمہ کرام، صحابہ کرام اور انبیاء و اولیاء کے حالاتِ زندگی سنتے یا پڑھتے ہیں تو یہی نظر آتا ہے کہ نماز کے دوران ان پر دہشت و ہیبت طاری رہتی تھی، ان کی مبارک داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھیں ان کے بدن تھرتھرانے لگتے۔ ان کے پُرنور سینوں سے ہانڈی اُبلنے کی سی آواز آتی تھی۔ اور وہ دنیا و مافیہا سے لاتعلق ہو کر اپنے بے نیاز رب کی بارگاہ میں پوری نیازمندی کے ساتھ حاضر ہوتے۔

لیکن ادھر رضا خانیوں کے نرالے امام اور پیر طریقت کی نماز کا حال یہ ہے کہ لکھتے شرم آتی ہے۔

کلید درِ دوزخ است ایں نماز

ایسی نماز تو آج تک کسی بڑے مسلمان نے تو کیا فاسق و فاجر انسان نے بھی کبھی نہ پڑھی ہوگی۔ بُرے سے برا آدمی بھی جب نماز پڑھتا ہے تو تھوڑی دیر کے لیے وہ غلط کاریوں سے اپنے خیالات کو ہٹا لیتا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کی نماز ان کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ رضا خانی بتائیں کہ خان صاحب کی نماز کونسی نماز ہے۔ منہ پر ماردی جانے والی یا مقبول؟

ہمیں بتایا جائے کہ جس شخص کا افضل ترین مقام میں، افضل ترین مہینہ میں، اور افضل ترین عبادات میں، افضل ترین کلمات کے وقت مستی کا یہ عالم ہو اس کی مستی کا دوسرے اوقات و حالات میں کیا عالم ہوتا ہوگا؟

کتنے شرم کی بات ہے کہ اس قدر خاص وقت اور خاص مقام میں خان صاحب اپنے لگن میں مگن رہے اس شدت سے کہ بند توڑ دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ نہ شرمندگی نہ ندامت نہ افسوس، نہ اخفاء کی کوشش ایسے بیان کر دیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

مسلمانو! جن لوگوں کا دوران نماز اور بوقت درود خوانی خیالات کی آوارگی کی یہ کیفیت ہو کیا ایسوں کو محبِّ رسول کہا جا سکتا ہے؟ انہیں حضورؐ سے سچی محبت ہوتی تو آپ ﷺ پر درود پڑھتے وقت خیالات کو غلط طرف لے جاتے ہوئے حیا کرتے مگر آپ نے دیکھا کہ بڑے حضرت کی توجہ نماز...... روزہ...... رمضان...... امامت...... دُرود غرض سبھی کچھ سے ہٹ کر ان کے خاص اور محبوب شغل کی طرف مبذول ہو گئی تھی۔ جب بڑے حضرت کا یہ حال ہے تو خدا جانے چھوٹے حضرتوں کا کیا حال ہوگا۔؟ ایسا لگتا ہے کہ درود شریف کے وقت ان بدنصیبوں کی توجہ یا عورتوں کی طرف ہوتی ہے یا کھانے پیسوں کی طرف۔ خلوص و محبت کے ساتھ درود پڑھنے کی لذت سے یہ بیچارے آشنا ہی نہیں ہیں۔

ایک حکیم الامت مولانا تھانویؒ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ درود سے کلیجہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس پر ثواب نہ بھی ملے تب بھی یہ چیز بڑی لذیذ ہے چھوڑی نہیں جا سکتی۔ اور ایک خان صاحب ہیں کہ...... ببیں تفاوت ......

خان صاحب کے اس بیان سے کہ ''چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں کو نہ بتایا'' سے معلوم ہوتا ہے کہ جو واقعہ انہیں نماز میں پیش آیا تھا وہ اس حد تک خوفناک تھا کہ اگر تشہد سے پہلے وہ واقعہ پیش آتا تو انہیں سب کو بتانا پڑتا اور سب کو ہی نماز پھر سے پڑھنی پڑتی۔ رضا خانی اگر فریب وہی کی کوشش کرتے ہوئے یہ کہیں کہ اس واقعہ کا تعلق سانس سے ہے تو واقعہ کی خوفناکی ہی ان کی اس تاویل بے جا کی تردید کے کیلئے کافی ہے۔

اتنی بات تو ہر نمازی جانتا ہے کہ سانس کا پھولنا یا کوٹ کے بند کا ٹوٹنا ہر گز ایسی بات نہیں جسے خوفناک کہا جاسکے اور نہ ہی اس سے نماز میں کوئی خرابی آتی ہے (چاہے سانس تشہد سے پہلے پھولا ہو یا تشہد کے بعد) لہٰذا ظاہر ہوا کہ واقعہ کا تعلق سانس یا بند ٹوٹنے سے نہیں بلکہ جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے اس کا تعلق عضو مخصوص سے ہے۔ یعنی خان صاحب کی نماز میں خرابی ان کے عضوِ مخصوص ہی کی حرکت بیجا سے آ گئی تھی۔

پھر عضو مخصوص کے حرکت میں آ جانے کے بعد نماز کے فاسد ہونے کے دو ہی سبب ہو سکتے (۱) ایک یہ کہ عضو مخصوص سے کچھ خارج ہو گیا ہو (۲) دوسرے یہ کہ شرمگاہ کھل گئی ہو۔ خان صاحب کے فرمان کی روشنی میں دوسرا سبب یعنی شرمگاہ کا کھلنا ہی سمجھ میں آتا ہے اس لیے کہ خان صاحب نے بند درست کرانے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ گھر جا کر غسل یا وضو بھی کیا۔ اگر وضو یا غسل کا ذکر فرماتے تو ہم سمجھتے کہ عضوِ مخصوص سے کچھ خارج ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انہوں نے صرف اتنا فرمایا ہے کہ گھر جا کر بند درست کیا ہے تو معلوم ہوا کہ کچھ خارج ہونے کی نوبت نہیں آئی تھی۔ صرف شرمگاہ ہی کھل گئی تھی جسے ڈھانکنے کا بندوبست کر کے آپ نے نماز پھر سے پڑھ لی۔

خان صاحب کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حرکت انہوں نے دانستہ کی تھی۔ یعنی اپنے قصد و ارادہ سے اپنے عضو مخصوص کو حرکت میں لائے تھے اس لیے کہ خان صاحب خود کو حنفی کہتے تھے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز اس وقت تمام ہوتی ہے جب نمازی تمام ارکان سے فارغ ہو کر اپنے قصد ارادہ سے ایسا کوئی کام بھی کرے جس سے وہ نماز سے خارج ہو جائے۔ چنانچہ امام اعظم کے نزدیک اگر ایک نمازی تشہد سے فارغ ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے ارادہ سے نماز سے خارج کرنے والا کوئی کام کرتا کسی شخص نے اس کا سینہ کعبہ شریف سے پھیر دیا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ گو اس نے تمام ارکان پورے کر لیے تھے۔

امام صاحبؒ کے نزدیک اگر یہ نمازی بعد از تشہد خود اپنے قصد و ارادہ سے سینہ

پھیرتا تو نماز ہو جاتی مگر اب چونکہ اس کے ارادے اور اس کی نیت کے بغیر اس کا سینہ پھیرا گیا اس لیے نماز نہیں ہوئی غرض کہ نماز کے پورا اور تمام ہونے کے لیے امام اعظمؒ کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ نمازی نماز سے خارج کرنے والا کام اپنے قصد وارادہ سے کرے فقہاء کی اصطلاح میں اسے خروج بصنعه کہتے ہیں۔

بناء بریں خان صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر کہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس لیے آپ لوگوں سے نہیں کہا'' یا تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خان صاحب کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ خروج بصنعه کے بغیر نماز تمام نہیں ہوتی۔ اس صورت میں وہ عالم کہلانے کے مستحق نہیں اس لیے کہ جسے نماز کے عام مسائل کا بھی علم نہ ہو وہ کیسا عالم؟ اور یا یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ خروج بصنعه پایا گیا تھا یعنی یہ کہ خان صاحب نے اپنے قصد وارادے سے عضوِ مخصوص کو حرکت دی تھی۔

ہے کوئی رضا خانی جو مسلمانوں کو مطمئن کر سکے کہ درود شریف کے وقت جان بوجھ کر شہوانی خیالات میں ڈوب جانا اور مسجد میں دوران نماز عضو مخصوص کے اچھل کود کے تماشے میں محو ہونا جرم وعیب نہیں بلکہ تفقـــه اور حزم واحتیاط کی معراج ہے (جیسا کہ رضا خانی لکھتے رہے ہیں)۔

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خان صاحب میں حیا نام کو نہ تھی حیا ہوتی تو اس حرکت کو ہرگز ظاہر نہ کرتا۔ اسلام غلطیوں اور گناہوں کو چھپانے کو حکم دیتا ہے نہ کہ اسکی تشہیر کا۔ اپنے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کو مجاہر اور فاسق وفاجر کہا جاتا ہے۔

اپنے چھپے ہوئے گناہوں کی تشہیر کرنے والے کے بارے میں ارشادِ رسولؐ اللہ ہے۔

كُلُّ اُمَّتِى مُعَافىً اِلَّا الْمُجَاهِرِيْن وَ اِنَّ مِنَ الْمُجَاهرَة اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِالَّيل عَمَلاً ثُمَّ يُصبح وقد ستره الله عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا فُلان عَمِلْتُ البَارحةُ كَذَا وَ كَذا.

میری امت میں سے ہر شخص کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر عیوب کے ظاہر کرنے والوں کے گناہ معاف نہ ہوں گے اور عیوب کی پردہ دری میں سے یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی کام

کرے اور اللہ نے اس پر پردہ ڈالا اور وہ یہ کہے کہ اے فلاں میں نے رات کو یہ یہ کیا۔

رضا خانی بتائیں کہ دوران درود و نماز اتنی گندی حرکت کرنے اور پھر اسے برملا بیان کرنے سے خان صاحب مجاہر (مجاہر یعنی پردہ دری کرنے والا۔ گناہوں کا اظہار کرنے والا۔ فاجر۔) بنے یا نہیں؟ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھنی بھی تھی تو گھر پڑھ لیتے۔ لوگوں کے سامنے پڑھنے کا کیا معنیٰ؟ کیا یہ مقصد تو نہ ہوگا کہ لوگ متقی اور پارسا سمجھیں گے۔

نادان رضا خانیوں نے اس گھناؤنے واقعہ کو اس خیال سے اپنی کتابوں میں لکھا کہ لوگ کہیں گے واہ رضا خانیوں کے امام کتنے متقی تھے سبحان اللہ کیا تقدس واحتیاط ہے کہ عصر کے وقت بھی نماز احتیاطاً پڑھی جارہی ہے۔ بیچارے رضا خانیوں کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ لوگ اس واقعہ کو پڑھ کر گھن محسوس کریں گے اورا سے خان صاحب کی اور اس کے پیروکاروں کی بے حیائی اور دین سے ناواقفیت کی دلیل سمجھیں گے۔

رضا خانیوں کو معلوم رہے کہ حیا ایک بڑی صفت اور عظیم خوبی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیاء کو ایمان کا ایک اہم شعبہ قرار دیا ہے۔ فقہاء کرام نے یہاں تک لکھا ہے کہ اگر نماز میں ریح خارج ہوگئی تو نمازی ناک پر ہاتھ رکھ کر وضو کے لئے جائے۔ (جیسے نکسیر پھوٹ گئی ہو) ایسا کرنے کی ایک وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ واضح نہ ہو کہ ہوا خارج ہوگئی۔ تو صرف شرمگاہ کا ہی چھپانا ضروری نہیں بلکہ شرمگاہ سے متعلق ہر کام کا اخفاء شرم وحیا کا تقاضا ہے۔ مگر واہ رے خان صاحب! کھلے بندوں یہ کہہ دیا کہ حرکتِ نفس سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا پھر قربان جایئے پوری جماعت کے کہ کسی نے بھی یہ نہ سوچا کہ یہ واقعہ بیان کے لائق نہیں معلوم ہوتا ہے سارے کے سارے شرم وحیا کی صفت سے عاری ہیں اور سب ہی کی عقلیں مسخ و ماؤف ہوچکی ہیں۔

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ .

یہاں یہ امر بھی لائق توجہ ہے کہ میرٹھی صاحب کو نماز دوبارہ پڑھنے پر تو تعجب ہوا لیکن جب خان صاحب نے اس کا سبب بتایا تو اس پر انہیں تعجب نہ ہوا۔ کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا

کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی اس قسم کی حرکتوں سے عبارت تھی۔ اور آپ کو ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے اس لیے میرٹھی صاحب کو تعجب نہ ہوا کیونکہ تعجب عموماً نئی بات پر ہوتا ہے۔ جو بات ہمیشہ اور بکثرت پیش آتی رہتی ہو۔ وہ چاہے کتنی بھی عجیب وغریب کیوں نہ ہو عموماً اس پر کوئی شخص تعجب کا اظہار نہیں کرتا تو مولوی میرٹھی صاحب کا عصر کے وقت دوبارہ نماز پڑھنے پر تعجب ظاہر کرنا اور حرکتِ نفس اور اس کی وجہ سے بند ٹوٹنے پر تعجب ظاہر نہ کرنا اس امر کی واضح علامت ہے کہ اعلیٰ حضرت کا ایسے حالات و واقعات سے دوچار ہونا عام بات تھی۔ روز کا معمول تھا نئی بات نہ تھی۔

کسی قدر شرم کی بات ہے کہ بڑے حضرت کی عقل وشعور اور حزم واحتیاط کا پہلا واقعہ بھی عضوِ مخصوص سے متعلق ہے یعنی یہ کہ انہوں نے ساڑھے تین برس کی عمر میں بازاری عورتوں کو عضوِ مخصوص دکھایا تھا۔ ان کی روحانیت وتقویٰ کا دوسرا بڑا واقعہ بھی عضوِ مخصوص سے ہی تعلق رکھتا ہے یعنی یہ کہ نماز میں عضوِ مخصوص کی حرکت سے انگرکھے کا بند توڑ دیا تھا اور ان کے علم وفقہ دانی اور تحقیق وریسرچ کا تعلق بھی بڑی حد تک عضوِ مخصوص ہی سے ہے۔ (مرد کی شرمگاہ کے اعضاء کو 9 ثابت کرنا آپ کی فقہ دانی پر ایسی شہادت ہے جو آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ درخشان اور تابندہ ہے چنانچہ آپ نے پہلے چالیس مستند ومعتبر کتب فقہیہ اور فتاویٰ کے حوالہ سے شرمگاہ کے اعضاء کو مدلل ومحقق فرمایا پھر تدقیق نظر سے ایک اور عضو شرمگاہ پر دلائل ثبت فرما کر ثابت کیا کہ مرد کی شرمگاہ کے اعضاء نو ہیں)۔

(ماہنامہ المیزان احمد رضا نمبر ۳۳۲)

غرض کہ حسب بیان رضا خانیاں اعلیٰ حضرت کا علم وتفقہ، تقویٰ وبزرگی اور ان کی تحقیق وتدقیق عضوِ مخصوص ہی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔

دنیا کے دیگر ائمہ صلحاء اور اولیاء کا تقدس اور بزرگی نماز روزہ۔ آہ وزاری اکلِ حلال اور اس طرح کے دیگر پسندیدہ افعال سے ظاہر ہوتی ہے مگر اعلیٰ حضرت کا تقویٰ و پارسائی عورتوں کو شرمگاہ دکھانے اور نماز میں شرمگاہ کے ساتھ کھیلنے سے ظاہر ہوتی ہے۔

لا حول ولا قوة الا بالله ۔

جن لوگوں کے نزدیک بے حیائی و بے شرمی ہی تقویٰ وطہارت کہلائے وہ بدعت کو سنت پر ترجیح نہیں دیں گے تو اور کیا کریں گے۔ غالبًا بے حیائی و بے شرمی کے انہی گھناونے واقعات کی وجہ سے علماء اہلسنت و جماعت خان صاحب کو زیادہ منہ نہیں لگاتے تھے کہ وہ اپنے دشمن کی بھی اسی طرح کی باتیں بیان کرتے شرماتے تھے۔

ناظرین محترم! غور فرمائیے کتنا فرق ہے ''سنت'' اور بدعت'' کی خاصیت اور تاثیر میں کہ بدعت کے باعث عقلیں اس حد تک ماؤف ہوجاتی ہیں کہ بے حیائی کے واقعات کا فخراً بیان ہوتا ہے دوسری جانب سنت کے اتباع کا یہ اثر کہ مخالف کے بھی ایسے واقعات شرم و حیاء کے باعث بیان کرنے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار .**

بخدا ہم بھی ان واقعات کو لکھتے اور ان پر تبصرہ کرتے ہوئے انتہائی شرمندہ ہو رہے ہیں۔ بے حد مجبور ہو کر ہم ان غلیظ واقعات سے اپنے رسالہ کو خراب کر رہے ہیں۔

الحاصل

رضا خانیوں کے اپنے امام کی تعریف وتوصیف میں لکھے ہوئے اس واقعہ سے اگر کچھ معلوم ہوا تو یہ کہ:۔

۱۔ ان میں حیاء نام کو نہ تھی۔

۲۔ ان کی قوت مردمی اپنی مثال آپ تھی۔

۳۔ ان کی زندگی میں ایسے واقعات بکثرت پیش آتے تھے۔

۴۔ انہوں نے دوران نماز جان بوجھ کر ایسی حرکت شنیعہ کا ارتکاب کیا کہ آج تک ایسی شرمناک حرکت کسی نے بھی نہیں کی۔ یا پھر یہ کہ وہ پرلے درجہ کے جاہل تھے کہ انہیں نماز کا یہ عام مسئلہ بھی معلوم نہ تھا کہ خروج بصنعہ فرض ہے۔

غرضیکہ یہ حرکت قصداً ہو یا بلا قصد بہرصورت یہ واقعہ ذم و رسوائی پر ہی دلالت کرتا ہے اور۔

(بقیہ صفحہ نمبر 24)

پیٹ کا پجاری کون؟......

قسط سوم

علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

دیگر عبارات پر اعتراضات کے جوابات

(i) ناظرین کرام! ہم یہ بات پہلے کر چکے ہیں کہ مطلقاً کھانا کھانا کوئی عیب اور خامی نہیں ہے۔ ہمیں اعتراض تو فاضل بریلوی کی وصیت کے چٹ پٹے کھانوں کی لسٹ اور بلٹی پر ہے۔

(ii) کسی دوست احباب کے ساتھ بے تکلفی برتنا یہ کوئی معاشرے میں قابل طعن نہیں ہے بلکہ یہ ایک اچھی بات سمجھی جاتی ہے۔ بے تکلفانہ انداز پر اعتراض بھی بریلوی جہالتوں میں سے ایک بڑی جہالت ہے۔

(iii) ظرافت اور ظریفانہ انداز بھی ماحول کو خوشگوار بناتا ہے۔ مگر تعصب کے مارے ہوئے عقل کے اندھے ان پر طعن و تشنیع کر کے اپنی جہالت کو دنیا کے سامنے آشکار کرتے ہیں۔

(iv) میٹھا (یعنی میٹھی شئے) بھی پیارے نبی علیہ السلام کو پسند رہی ہے۔ اگر کوئی نبی علیہ السلام کی پسند سمجھ کر اس کو کھاتا ہے تو اس پر اعتراض بھی بریلوی جہالت ہے۔

(v) کسی بزرگ کے تبرک کیلئے اگر دو لوگ آپس میں جھپٹے تو اس پر ان کی محبت اور مروت پر مسکرا دینا چاہئے نہ کہ تعصب کی پٹی باندھ کر اپنی جہالت دنیا کو دکھانے کیلئے اعتراض شروع کر دیں۔

(vi) اگر تمہیں کھانے پر اعتراض ہو تو آؤ گھر میں اپنا حال بھی دیکھ لو جو تمہارے اصولوں سے قابل طعن ہونگے۔

۱۔ آپ کے محدث کچھوچھوی کی زبانی کھانے کی فکر سنئے:

''شام کو جب چلا تو شہامت گنج کی موڑ پر پہلے پان کھانے کی خواہش ہوئی ابھی پان والے سے کہا بھی نہ تھا''

(امام احمد رضا اور محدث کچھوچھوی ص 28، مطبوعہ رضا اکیڈمی لاہور)

۲۔ عبدالحکیم اختر شاہ جہانپوری صاحب لکھتے ہیں کہ:

''اعلیٰ حضرت احمد رضا کی عام غذا روٹی، چکی کے پسے ہوئے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا''۔

(سیرت امام احمد رضا ص 50، مطبوعہ پروگریسو بک لاہور)

۳۔ بریلوی، ملاؤں 12 ربیع الاوّل کو کیا کھاتے تھے سنو:

''نماز کے بعد فوراً ہی صفوں کے درمیان شیرنی تقسیم کردی جاتی۔۔۔۔۔ تقریباً دس من شیرنی تیار کی جاتی تھی اس طرح بغیر کسی شور وغو۔۔ کے آسانی کے ساتھ ہزاروں حاضرین مجالس میں مٹھائی تقسیم ہوجاتی اس کے بعد مجلس ختم ہوجاتی۔ صبح 9 بجے سے غربا وامراء سب کو ایک دستر خوان پر کھانا کھلایا جاتا، تقریباً 40 من کھانا تیار ہوتا۔ کھانے کا سلسلہ صبح ۱۰ بجے سے شام ۳ بجے تک تقریباً چھ گھنٹے جاری رہتا۔ ہزاروں انسان اس خوان لینما سے مستفیض ہوتے۔ (ملفوظات مظہری س 52)

۴۔ الیاس عطار قادری امیر دعوت اسلامی خود اپنے متعلق لکھتے ہیں کہ:

''جی ہاں میرا قریباً بچپن سے معمول ہے کہ جب بھی مرغی کھاتا ہوں تو اس کی سفید نرم ہڈی بھی کھالیتا ہوں۔ (فیضان سنت۔ ص 606)

۵۔ پروفیسر حافظ محمد شکیل ادج بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

احمد رضا صاحب پان بھی کھایا کرتے تھے۔

(رضا کوئز بک ص 24، مطبوعہ مسلم کتابوی لاہور)

۶۔ بریلوی سوانح نگار محمد احمد مصباحی صاحب لکھتے ہیں کہ:

''رمضان میں بعد افطار صرف پان کھالیتے اور سحری کے وقت ایک چھوٹے سے پیالہ میں فیرنی تناول فرماتے۔''

(خیابان رضا۔ ص 42)

۷۔ اختر حسین فیضی مصباحی صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

''فاضل بریلوی کے والد نے احمد رضا کو شیرینی کھانے کیلئے ایک روپیہ عنایت فرمایا''

(خیابان رضا۔ ص: 81)

باپ نے بیٹے کی پسند اور شوق دیکھتے ہوئے ہی انعام میں شیرینی کیلئے ایک روپیہ دیا ہوگا۔

اور فاضل بریلوی نے اپنی اس عادت کو آگے بھی بڑھایا اور اپنے شاگرد کو بھی ایک روپیہ شرینی کھانے کیلئے دیا۔ (ظفر الدین بہاری) (خیابان رضاص 81)

۸۔ اختر حسین مصباحی بریلوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مسلمان ساکن محلّہ قرولان حلوہ، سوھن فروخت کیا کرتے تھے، ان سے حضور نے کچھ حلوہ سوھن خرید فرمایا اور آگے جا کر اپنے شاگرد کر کھانے کو دیا۔“

(خیابان رضاص 81-80)

۹۔ بریلوی محمد اجمل رضا قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

اسی سلسلے میں حضرت محدث کچھوچھوی ایک دوسرا واقعہ بیان فرماتے ہیں۔

”دوسرے دن دارالافتاء پر (محدث صاحب کو) لگانے سے پہلے‘ خود گیارہ روپے 11 کی شیرینی منگائی‘ اپنے پلنگ پر مجھ کو بٹھا کر اور شرینی رکھ کر فاتحہ غوثیہ پڑھ کر دست کرم سے شرینی مجھ کو بھی عطا فرمائی اور حاضرین میں تقسیم کا حکم دیا۔“

(شیخ کامل ص 121، مطبوعہ ادارہ افکار القرآن گوجرانوالہ)

۱۰۔ غلام اویس قرنی صاحب مفتی عزیز احمد بدایونی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں قیام کے دوران جب کبھی پیکٹ میں بند دودھ (ملک پیک) نوش فرماتے تو اس کے خالی ڈبے جمع رکھتے اور جب وطن واپس آئے تو ساتھ لے آئے۔

(احوال وآثار مفتی عزیز احمد قادری بدیوانی ص 42-41، مطبوعہ ادارہ نعمانیہ لاہور)

۱۱۔ بریلوی سید حمزہ علی قادری صاحب کے اہتمام سے مفتی فیض احمد اویسی صاحب خود لکھتے ہیں کہ:

”جمعہ کے بعد کھانے کیلئے گھر لے گئے۔ پر تکلف دعوت تھی بالخصوص سبز چنوں کی دعوت خوب رہی اس لیے کہ پاکستان سے ان کے عزیز یہاں آئے ہیں تو وطن کی سوغات یہی سبز چنے لے آئے ہیں جنہیں ہم نے مزے لے کر کھائے“۔

(سفرنامہ انگلینڈ حجاز ص 31، مطبوعہ عطاری پبلشرز کراچی)

آگے لکھا ہے کہ:

''مولانا خواجہ بشیر احمد صاحب نے فرمایا ہم نے سرٔ پاکستان کی جامع مسجد میں گیارہویں شریف کا افتتاح کرنا ہے اس کی دعوت ضرور قبول کریں فقیر (فیض احمد اویسی) نے بسر و چشم قبول کیا۔'' (ایضاً ص 31)

فیض احمد اویسی صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں کہ:

''حافظ صاحب موصوف '' قصر شیرین'' لے گئے یہاں وہی دیکھا جو ہمارے حلوائی کی دکان ۔ حافظ صاحب نے گرمی محسوس کرتے ہوئے فالودہ کا ناشتہ کرایا''۔ (ایضاً ص 114)

۱۲۔ بریلوی مولوی حکیم محمد یعقوب سلامت پوری صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ وہ دفتر سے فارغ ہوکر سیدھے مسجد میں حضرت کی خدمت میں شب بسری کیلئے حاضر ہوئے ۔ تا کہ آخر شب کی مجلس میں شامل ہوکر فیوض و برکات سے متمتع ہوں لیکن اس دن کچھ دفتری کام کی زیادتی اور شام کو زیادہ کھانے کی وجہ سے ان پر سستی اور ذہول کی کیفیت طاری ہوگئی۔ (قطب لاہور ص 81، مطبوعہ ادارہ اہلسنت والجماعت لاہور)

۱۳۔ ایک بریلوی کی زوجہ صاحبہ کا بیان ہے کہ: (غلام قادر بھیروی)

''آج رات خواب میں حضرت کی زیارت ہوئی۔ خواب میں اس نے دیکھا کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوئی ہے۔ تو اسے بتایا گیا کہ آپ مسجد کی ایک طرف باغیچہ میں بیٹھے ہیں جب وہ اس طرف گئی اور زیارت کیلئے آگے بڑھی تو حضرت نے اس سے پوچھا: تو کون ہے ؟'' اس نے عرض کیا: حضور میں آپ کے خادم میاں رحیم بخش کی اہلیہ ہوں ۔ اپنے مخلص خادم میاں رحیم بخش کا نام سن کر آپ نے کمال شفقت کا اظہار فرمایا اور اسے تین عدد لوکاٹ عطا فرما کر کھا لینے کا حکم دیا۔ مطابق فرمان اس نے وہ تین عدد دانے وہیں کھڑے کھڑے کھا لیے۔ لوکاٹ کھا چکی تو اسے جاگ آ گئی۔ (قطب لاہور۔ ص:105)

۱۴۔ بریلوی قطب ملاں عبدالقادر بھیروی کے شاگرد مولوی حکیم محمد یعقوب صاحب کا بیان ہے کہ:

''پہلے حکیم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نے انہیں دو عدد چھوہارے عطا فرمائے ہیں''۔ (قطب لاہور۔ ص 102)

(vii) ''کھانے کی فکر ہونا'' کے عنوان سے بھی اپنے گھر میں جھانک کر دیکھ لیں:

۱۔ بریلوی حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی گجراتی صاحب لکھتے ہیں کہ:

چند مباح چیزوں کو ملانے سے مجموعہ مباح ہی ہوگا جیسے بریانی حلال ہے۔

(جاء الحق ص 169، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ لاہور)

دیکھئے سمجھانے کیلئے مثال بھی کھانے کی چیز کی یاد آئی جیسے بھوکا کسی کو سوال سمجھائے بھئی دو اور دو چار ہوتے ہیں جیسے چار روٹیاں یہ دو اور دو روٹیوں کا مجموعہ ہے

۲۔ بریلوی شیخ القرآن مفتی فیض احمد اویسی صاحب بھی بریلوی حکیم الامت کی طرح لکھتے ہیں کہ:

''فاتحہ دو عبادتوں کا مجموعہ کا نام ہے۔ تلاوت کلام اور صدقہ اور جب یہ دونوں علیحدہ علیحدہ جائز ہیں تو ان کو جمع کرنا کیوں حرام ہوگا۔ بریانی کھانا کہیں بھی ثابت نہیں مگر حلال ہے اس لیے کہ بریانی چاول، گوشت گھی وغیرہ کا مجموعہ ہے اور جب اس کے سارے اجزاء حلال تو بریانی بھی حلال

(کیا میت کا کھانا جائز ہے ص 21، مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز کراچی)

۳۔ مولوی احمد رضا خان صاحب۔ مجدد بریلویہ لکھتے ہیں کہ:

سوال: کافر ہولی دیوالی میں مٹھائی وغیرہ بانٹتے ہیں۔ مسلمانوں کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ جواب: اس روز نہ لے۔ دوسرے روز دے تو لے لے۔

(تعلیمات اعلیٰ حضرت ص 95، مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

ہولی دیوالی کی ہندوؤں کی مٹھائی کھانے کی فکر میں کون دبلا ہو رہا ہے؟

۴۔ مجدد بریلویہ مولوی احمد رضا خان صاحب لکھتے ہیں کہ:

مسئلہ: میت کے سوم کے چنے کا کسی قدر وزن ہونا چاہیے اگر چھواروں پر فاتحہ دی جائے تو ان کا وزن کسی قدر ہوگا؟ الجواب: کوئی وزن شرعاً مقرر نہیں۔ اتنے ہوں جس میں ستر ہزار عدد پورا ہو جائے۔

(عرفان شریعت ص ۳، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور)

مولوی حسن علی رضوی بریلوی اس حوالہ کا جواب دیتے ہوئے اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ:

''اور چھوہارے بھی ہوتے تو کونسی قیامت آنے لگی تھی حسب استطاعت اس سے بھی پڑھ

سکتے ہیں''۔(قہر خداوندی ص 72، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

ذرا تصور میں 70 ہزار چھوہارے کا وزن معلوم کر کے دیکھیں۔

۵۔ مفتی محمد اکمل عطاری صاحب بریلوی لکھتے ہیں کہ:

کھانا لے کر چلیں ٹھنڈا شربت بھی لیں

خیر خواہی کریں قافلے میں چلو

(سرکار کے قافلے۔ص:124، مطبوعہ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور)

۶۔ مفتیان دعوت اسلامی لکھتے ہیں کی:

غذا کا عمدہ حصّہ مثلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا۔

(رہنمائے جدول۔ص:229۔مطبوعہ مکتبہ المدینہ کراچی)

ایسے حالات میں بریلوی مولوی کیلئے بوٹی بریلوی عوام چھوڑیں گے۔

۷۔ الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

چسکیاں گرم چائے کی لو اور کھالو ہلکی سی غذا جاگو۔

(فیضان سنت۔ص 844)

۸۔ الیاس عطار قادری صاحب کی نقل کردہ نظم بھی ملاحظہ ہو:

تھکن ہے ہوں اگر ۔۔۔۔۔۔۔۔ تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے

جو۔۔۔۔۔لانڈ سے چاہے رہائی بدلی۔۔۔۔۔کے گنا جوس۔۔۔۔۔

۔۔ ۔۔اگر تجھ کو جو مارے تو جامن تازہ کھا اور لے نظارے

(فیضان سنت۔ص: 640)

قومی اسمبلی میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب پر خوکش حملے کے خلاف

متفقہ طور پر قرارداد مذمت منظور

(روزنامہ جنگ:28 اکتوبر 2014)

بریلویت بمقابلہ حنفیت

قسط اول

مولانا ساجد خان صاحب نقشبندی

قارئین کرام! باطل کا ہمیشہ یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ اپنے باطل عقائد و اعمال پر سند لانے کیلئے بلا واسطہ قرآن و حدیث سے استدلال کرے گا۔ وہ پڑھے گا تو رب کا قرآن سنائے گا تو نبی ﷺ کی حدیث مگر مطلب اپنا نکالے گا۔ یہی انداز تبلیغ ام الفتن ''بریلویت'' کا ہے۔ ایک طرف تو وہ خود کو حنفی کہتے ہیں ان کی مساجد کے باہر ''مسلک اہلسنت حنفی بریلوی'' لکھا ہوگا مگر جب ان سے کہا جائے کہ اس عقیدے پر یا اس عمل پر فقہاء احناف کا حوالہ دو تو فورا بغلیں جھانکنے لگ جائیں گے، اور قرآن و حدیث سے من مانے استدلال شروع کر دیں گے، اور الٹا سائل پر وہابی ہونے کا فتوی جڑ دیں گے۔ اس مضمون میں ہم اسی مسئلہ کو طشت از بام کریں گے کہ کون حنفیت کا سچا پیروکار ہے اور کون حنفیت کا باغی اور اس سے اعتزال کرنے والا غیر مقلد وہابی ہے؟۔

مسئلہ نمبر...... 1

حنفیت اور عقیدہ علم غیب

سادات حنفیوں کے ہاں اللہ تعالی ہی عالم الغیب ہے اس کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا اور کسی مخلوق کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ ملاحظہ ہو اس پر چند حوالے:

(۱) ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقادہ ان النبی علیه الصلوۃ والسلام یعلم الغیب لمعارضة قوله تعالی قل لا یعلم من فی السموت والارض الغیب الا الله کذا فی المسایرۃ

(شرح فقه الاکبر ص:422، دار البشائر الاسلامیه ۔بیروت)

حضرات فقہاء احناف نے صراحت کے ساتھ ایسا اعتقاد رکھنے والی کی تکفیر کی ہے جو نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب ثابت کرتا ہے اور اس کا عقیدہ رکھتا ہو کیونکہ یہ عقیدہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کے سراسر منافی ہے کہ آپ فرما دیجئے کہ جو مخلوق آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں

ہےان میں کوئی بھی غیب نہیں جانتاہاں صرف اللہ تعالی ہی غیب کاعلم رکھتے ہیں بس۔

(۲) لو تزوج بشهادة الله و رسوله لا ينعقد و يكفر لا عتقاده ان النبی ﷺ يعلم الغيب ۔

(البحر الرائق ج3ص155،دارالکتب العلمیه .بیروت)

اگرنکاح کیا اللہ اوراس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کرتو نکاح منعقد ہی نہ ہوااور یہ شخص کافر بھی ہوجائے گا بسبب اس اعتقاد کے کہ نبی کریم ﷺ علم غیب جانتے ہیں۔

(۳) رجل تزوج امراة ولم يحضر الشهود قال (خدایرا و رسول را گواه کردم) او قال (خدائی را و فرشتگان را گواه کردم) کفر۔**(فتاوی عالمگیری ج2ص279، دارالفکر .بیروت)**

ایک شخص نے کسی عورت سے بغیر گواہوں کے نکاح کیا اوراس نے یہ کہا کہ میں خدا تعالی اور جناب رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ خدا تعالی اوراس کے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں تو ایسا شخص کافر ہوجائے گا۔

(۴) رجل تزوج امراة بغير شهود فقال الرجل والمراة (خدائرا و پیغامبر راه گواه کردیم) قالوا يكون كفرا لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ يعلم الغيب و هو ما كان يعلم الغيب حين كان في الاحيآء فكيف بعد الموت ؟

(فتاوی قاضی خان ج3ص428،دارالفکر .بیروت)

ایک شخص نے بغیر گواہوں کے ایک عورت سے نکاح کیا اور بوقت نکاح عورت کو یوں کہا کہ ہم خدا تعالی اوراس کے پیغمبر جناب رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناتے ہیں حضرات (سادات) فقہاء کرام نے فرمایا کہ اس شخص کا یہ کہنا کفر کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کرلیا ہے کہ آنحضرت ﷺ علم غیب جانتے ہیں حالانکہ آپ زندگی میں علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد بھلا علم غیب کیسے جانتے ہیں؟

(۵) لو تزوج امراة بشهادة الله و رسوله لا يجوز النكاح و عن قاسم الصغار و هو كفر محض لانه اعتقد ان رسول الله ﷺ

یعلم الغیب و ھذا کفر۔
(مجمع الانھر شرح ملتقی الابحر ج1ص472،دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۶) اگر کسے بدون شھود نکاح کرد و گفت کہ خدا و رسول خدا را گواہ کردم یا فرشتہ را گواہ کردم کافر شود۔ (مالا بدمنہ ص146، میر محمد کتب خانہ۔کراچی)

ان تمام فقہاء نے یہی مسئلہ نقل کیا جو اوپر البحرالرائق اور دیگر کتب فقہاء کے حوالے سے منقول ہوا بلکہ قاضی خان نے تو یہاں تک لکھا کہ نبی کریم ﷺ جب حیات تھے اس وقت علم غیب نہیں جانتے تھے تو وفات کے بعد کس طرح انہیں علم غیب ہو گیا؟۔آخر میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ نقل کرتا ہوں۔

امام اعظم رحمہ اللہ کا عقیدہ

علامہ نسفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رای المنصور فی منامہ سورۃ ملک الموت و سالہ عن مدۃ عمرہ فاشار باصابعہ الخمس فعبرھا المعبرون بخمس سنوات و بخمس اشھر و بخمسۃ ایا م فقال ابوحنیفۃ ھو اشارۃ الی ھذہ الآیۃ فان العلوم الخمس لا یعلمھا الا اللہ۔

(تفسیر مدارک ج3ص723،قدیمی کتب خانہ ۔کراچی)

خلیفہ منصور نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا تو اس سے اپنی عمر کے متعلق دریافت کیا کہ میں مزید کتنا عرصہ زندہ رہوں گا؟ تو ملک الموت نے اپنی پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا۔تو تعبیر بتانے والوں میں سے کسی نے بتایا کہ آپ مزید پانچ سال جئے گیں کسی نے پانچ ماہ کسی نے پانچ دن کی تعبیر بتائی۔خلیفہ نے یہی خواب امام اعظم کے سامنے رکھا کہ اس کی تعبیر کیا ہے؟ تو امام اعظمؒ نے جواب دیا کہ پانچ انگلیوں سے اشارہ سورہ لقمان کی ان آخری پانچ آیات (**ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیہ**) کی طرف ہے بلاشبہ ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں۔

قارئین کرام! ہم نے انتہائی اختصار کوملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کے سامنے مسلک حنفیت کا موقف رکھا کہ وہ صراحتہ نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب کا عقیدہ رکھنے والے کو کافر کہتے ہیں۔ یہ عقیدہ کسی وہابی کا ایجاد کردہ نہیں بلکہ سادات احناف کا ہے۔ اہلسنت دیوبند کا قصور صرف اتنا ہے کہ وہ اس عقیدے کے ناقل ہیں۔ اب دوسری طرف حقیقی غیر مقلدین یعنی بریلویوں کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو:

بریلوی عقیدہ

بریلوی حضرات تمام انبیاء اولیاء بلکہ شیطان کیلئے بھی علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ علم غیب جانتے ہیں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل کتب تصنیف کی گئیں (۱) جاء الحق، (۲) مقیاس حنفیت (۳) انباء المصطفی، (۴) خالص الاعتقاد، الکلمۃ العلیاء۔ بلکہ مولوی معین الدین بریلوی تو لکھتا ہے'': ہمارے صدر الا فاضل نے علم غیب پر سب سے پہلی جامع کتاب الکلمۃ العلیا لا اعلاء علم المصطفی لکھی''۔ (حیات صدر الا فاضل ص46، فرید بک سٹال۔ لاہور)

معلوم ہوا کہ اس مسئلہ میں فساد ڈالنے والے یہ بریلوی معتزلی ہیں۔ اس لئے کہ اگر یہ عقیدہ پہلے سے چلا آرہا ہوتا تو پہلی جامع مانع کتاب لکھنے کی ضرورت کیا تھی؟۔ اب حنفیوں کا عقیدہ اور حنفیت کے باغی بریلویوں کا عقیدہ دونوں آپ کے سامنے ہیں۔ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ حنفیت کا عقیدہ اپنا کر اپنے حقیقی حنفی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں یا بریلوی عقیدہ اپنا کر کفر کا طوق گلے کی زینت بناتے ہیں۔

ہمارا چیلنج

ہم یہاں امام اہل سنت محدث اعظم پاکستان حضرت مولنا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس چیلنج و مطالبے کو دہراتے ہیں جو آج سے کئی سال پہلے انہوں نے کیا اور الحمد للہ آج تک اس مطالبے کو کوئی پورا نہیں کر سکا اور انشاء اللہ تا قیامت کوئی مائی کا لال اس کو پورا نہیں کر سکتا دیدہ باید:

''ہم فریق مخالف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کم از کم دو حوالے صرف حضرات فقہاء احناف ؒ کے اس مسئلہ پر پیش کردے کہ جو شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے علم غیب کلی نہیں مانتا اور اس کا عقیدہ نہیں رکھتا تو وہ کافر ہے کیا ہے کوئی مرد میدان۔ فَھَلْ مِنْ مُّبَارِزٍ؟''

مسئلہ نمبر......2

حنفیت اور عقیدہ حاضر ناظر

حنفیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کما یلیق بشانہ ہر جگہ ہر مقام پر حاضر ناظر خدا لم یزل کی ذات بابرکات ہے اس ذات کے علاوہ کسی مخلوق خواہ وہ نبی کریم ﷺ ہی کیوں نہ ہو ہر جگہ ہر مقام ہر آن ہر گھڑی حاضر ناظر ماننا کفر ہے ملاحظہ ہو اس سلسلے میں فریق مخالف ہی کے گھر سے فتوی کہ الفضل ماشھدت بہ الاعدآء۔

بریلوی مناظر اعظم نظام الدین ملتانی لکھتا ہے:

(۱) اگر کسے اعتقاد دارکہ ارواح مشائخ حاضر اند و ہر چیز میداند او چہ حکم است؟

جواب: اوکافراست فی البزازیہ من قال ارواح المشائخ حاضرون یعلمون یکفر

(انوار شریعت ج ا ص239 سنی دار الاشاعت فیصل آباد)

اگر کوئی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ارواح مشائخ ہر جگہ حاضر ناظر ہوتی ہیں اور ہر چیز جانتی ہیں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص کافر ہے فتاوی بزازیہ میں ہے جو شخص یہ کہے کہ بزرگوں کی روحیں حاضر ہوتی ہیں اور ہمارے حالات جانتی ہیں وہ کافر ہے۔

(۲) ہر آن ہر وقت حاضر ناظر خداوند کریم لم یلد ولم یولد کا خاصہ ہے اور وہ ذات لا یزال لیس کمثلہ شیء ہے اور اس کی صفات بھی لیس کمثلہ شیء ہیں اور اسی طرح کی صفات ذاتیہ میں کسی انبیاء اولیاء عظام کو شریک کرنا یا ویسا سمجھنا اور اس پر اعتقاد کرنا صریح کفر ہے چنانچہ فتاوی بزازیہ سے مولانا عبدالحئی مرحوم ومغفور اپنے فتاوی جلد اول ص328 وجلد 3 ص 5 میں بایں طور پر تحریر فرماتے ہیں:

"وتزوج بلا شہود وقال خدائے ورسول وفرشتگان را گواہ کردم یکفر لانہ اعتقد ان الرسول والملك یعلمان الغیب ونیز بزازیہ است وعن ھذا قال علمائنا من قال ان الارواح المشائخ

حاضرۃ تعلم یکفر"۔

(انوار شریعت، ج2ص 239)

ان حوالہ جات سے حنفی موقف نکھر کر سامنے آ گیا کہ سادات علماء احناف ہر آن ہر گھڑی حاضر ناظر صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات کو مانتے ہیں کسی مخلوق خواہ وہ نبی کریم ﷺ ہی کیوں نہ ہو کو ہر جگہ ہر آن ہر وقت حاضر ناظر ماننا ان کے نزدیک کفر ہے۔اب ذرا بریلوی مذہب بھی ملاحظہ فرمالیں:

بریلوی عقیدہ

بریلوی غزالی ورازی دوراں وفلاں فلاں مولوی عمر اچھروی اپنی بدنام زمانہ کتاب ''مقیاس حنفیت'' میں لکھتا ہے:

''حضور ﷺ زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر ناظر ہوتے ہیں''۔

(مقیاس حنفیت، ص282)

استغفر اللہ! العیاذ باللہ! وہ حیاء دار نبی! شرم وعفت کا وہ پیکر! جس کی امت کو یہ تعلیم ہو کہ جب چلو تو نگاہیں نیچی کر کے چلو، جس حیاء دار نبی کے بارے میں سیرت کی کتابوں میں ملتا ہے کہ کنواری دلہن سے زیادہ شرم وحیاء والے، اوجن کی بیبیوں کے بارے میں قرآن کہتا ہے کہ جب تم نبی کی بیبیوں سے کچھ پوچھو تو پردے کے پیچھے سے پوچھو، جس نبی کی عفت مآب بی بی ہماری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت شرم وحیاء کا یہ عالم ہو کہ فرماتی ہیں ''جب میرے گھر میں عمر فاروق کی تدفین ہوئی تو اس کے بعد میں پردہ کر کے قبور مطہرہ کی زیارت کو آتی''۔ جو صدیقہ نبی کی حیاء کو ان الفاظ میں بیان کرے کہ ساری زندگی نہ سرکار نے میرا ستر دیکھا نہ میں نے ان کا ستر دیکھا، ارے وہ مقام جہاں شرم وحیاء کے مارے فرشتے بھی الگ ہو جائیں یہ بدبخت بے حیاء کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ وہاں بھی حاضر ہوتے ہیں موجود ہوتے ہیں سب کچھ دیکھ رہے ہوتے ہیں ملاحظہ فرما رہے ہوتے ہیں۔

یا اللہ! آسمان پھٹ کیوں نہیں پڑتا......؟ زمین شق کیوں نہیں ہو جاتی......؟ قلم ٹوٹ کیوں

نہیں جاتے......؟ان بد بختوں کے ہاتھوں پر یہ سب بکواس لکھتے ہوئے رعشہ طاری کیوں نہیں ہوتا......؟

کیا کوئی بے غیرت بیٹا یہ پسند کرے گا کہ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ مخصوص حالت میں ہو تو اس کا باپ وہاں ''حاضر و ناظر'' ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو نبی کے بارے میں اس قسم کی بکواس کرتے ہوئے تمہیں موت نہیں آتی ؟

ہائے ! جس نبی کے دین میں میاں بیوی کو یہ حکم ہو کہ اگر آس پاس کوئی جانور ہو تو اس مخصوص حالت میں نہ آؤ آج اسی دین کے نام لینے والے بد بخت ''مقیاس حنفیت'' کا نام لیکر نبی کو وہاں حاضر ناظر مان رہے ہیں......نہیں......نہیں......خدا کی قسم ہم پیشاب کی بوتل پر لگے ہوئے اس زمزم کے لیبل کو ہرگز فروخت ہونے نہیں دیں گے ۔ یہ بکواس ''مقیاس الکفر'' تو ہو سکتی ہے، مقیاس حنفیت نہیں۔

پھر اس بد بخت مولوی نے جس حدیث کو آڑ بنا کر یہ بکواس کی ہے حضرت ابوطلحہؓ کی اس حدیث میں تو اتنا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ کے بیٹے بیمار تھے اس رات وہ فوت ہو گئے حضرت ابوطلحہؓ جب سفر سے رات کو گھر آئے تو بیوی نے اس خبر کو ان سے چھپائے رکھا کانوں کان خبر نہ ہونے دی کہ رات کا وقت ہے پوری رات غمگین و حزین رہیں گے ان کی بیوی نے بالکل عام حالات کی طرح ان سے برتاؤ کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔حضرت ابوطلحہؓ نے ان سے رات کو جماع فرمایا جب صبح ہوئی تو ام سلیم نے یہ خبر جا گزیں سنائی: ''رات آپ کے بیٹے فوت ہو گئے تھے میں نے آپ کو خبر نہ کی کہ آپ پریشان ہوں گے اب ان کی تجہیز و تکفین کا بندوبست کر دیں''۔صبح حضرت ابوطلحہؓ نے خود سارے واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو دی جس پر حضرت ابوطلحہ کی زوجہ کے صبر و استقلال پر بطور تعجب سوالیہ انداز میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اعرستم اللیلۃ

کیا اس اندوہناک واقعہ کے بعد تم نے گھر والی سے جماع بھی کیا اور وہ پھر بھی کچھ نہ بولی؟ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا ''جی ہاں''۔

اس میں یہ کہاں ہے کہ نبی کریم ﷺ خود وہاں موجود تھے؟ زید اگر الیاس عطار سے پوچھے کے حضور رات گھر والی سے جماع کیا؟ اور عطار صاحب بولے جی، تو اس کا مطلب ہے کہ زید وہاں بیٹھا تھا؟ کچھ تو عقل کو ہاتھ لگاؤ۔

چنانچہ علام نووی نے "اعرستم اللیلة" کا یہی معنی بیان کیا جو میں نے ذکر کیا:

السوال للتعجب من صنیعها و صبرها و سروراً بحسن رضاها بقضاء اللہ ثم دعا صلی اللہ علیہ وسلم لهما بالبرکة فی لیلتهما فاستجاب اللہ۔ (**شرح مسلم ج2ص209**)

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان **اعرستم اللیلة** یہ ام سلیم کے اس فعل اوران کے اس عظیم صبر پر بطور تعجب کے تھا اور اللہ تعالی کی قضا پر اس طرح خوش اسلوبی سے راضی رہنے پر بطور خوشی کے تھا پھر نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کیلئے اس رات میں برکت کی دعا کی جو اللہ نے قبول کی یعنی اللہ نے انہیں ایک بیٹے سے نوازا۔

بریلوی شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی "**اعرستم اللیلة**" کا مطلب بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ نے جو حضرت ابوطلحہ سے عمل زوجیت کے متعلق سوال کیا اس کی ان کے اس صبر اور راضی برضائے الٰہی رہنے کے حیرت انگیز جذبے پر تعجب کا اظہار تھا

(شرح مسلم، ج6 ص505، فرید بک سٹال لاہور، دسمبر 2002)

عمر اچھروی نے یہ روایت مسلم ہی کے حوالے سے نقل کی مگر مسلم کے شارع امام نووی شافعیؒ کو یہ شیطانی استدلال نہ سوجھا جو عمر اچھروی کو سوجھا۔ خود مسلم میں اس پر یہ عنوان باندھا گیا:

استحباب تحنیك المولود عند ولادته و حمله الی صالح یحنکه و جواز تسمیته یوم ولادته و استحباب التسمیة بعبد اللہ و ابراهیم و سائر اسماء الانبیاء علیهم

(الصحیح للمسلم ج2ص208)

بچہ کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے کا استحاب اور عبداللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے اسماء پر نام رکھنے کا استحسان۔

ابن اثیر بھی اس روایت پر یہی باب باندھتے ہیں:

(جامع الاصول فی احادیث الرسول، ج1ص366)

ریاض الصالحین میں حضرت نووی نے اس روایت پر" باب الصبر "قائم کیا۔

(ریاض الصالحین ،ص54)

ابن قیم جوزی رح نے اس روایت پر باب قائم کیا:

"فی استحباب تحنیکہ"۔(تحفۃ المولود،ص32)

غرض جس جس محدث نے اس روایت کو ذکر کیا انہوں نے اس روایت پر کم وبیش اسی عنوان کے باب قائم کئے جو ہم نے ذکر کئے۔

چیلنج

پوری دنیا کے زندہ مردہ بریلویوں کو چیلنج ہے کہ چودہ سو سال کے مسلم بین الفریقین کسی بھی شارح حدیث سے اس جملے کا وہ شیطانی مطلب بیان کرنا ثابت کردیں جو عمر اچھروی کے فتنہ پرور وحیاء سوز دماغ میں آیا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو جان لو کہ نبی کریم ﷺ کی حدیث پر جھوٹ بول کر تم نے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالیا ہے۔

ایک باطل تاویل کا جواب

پنڈی مناظرے میں حنیف قریشی رضاخانی، طالب الرحمٰن زیدی غیر مقلد کو کہتا ہے کہ تم نے آگے کی عبارت نہیں پڑھی اس میں لکھا ہے:"یہ الگ بات ہے مثل کراما کاتبین

الجواب: یہ تاویل بالکل باطل اور خود مصنف کے موقف کے خلاف ہے اس لئے کہ وہ تو نبی کریم ﷺ کو"حاضر ناظر" ثابت کرنا چاہ رہا ہے اگر نبی کریم ﷺ آنکھیں بند کرلیں تو پھر "ناظر" تو نہ رہے۔ تو عمر اچھروی کی عبارت میں "حاضر ناظر" بیک وقت دونوں لفظوں کا

مقصد کیا ہوا؟ نیز یہ تاویل کرنا کہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں اس بات کی دلیل ہے کہ تم بھی وہاں نبی کریم ﷺ کو ''ناظر'' ماننا گستاخی سمجھتے ہو تو اگر ''ناظر'' ہونا گستاخ اور نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف ہے تو ''حاضر'' ہونا کیوں نہیں؟

ثانیاً: اگر تمہاری اس تاویلِ باطل کو تسلیم کر لیا جائے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہارے نزدیک اگر نبی کریم ﷺ آنکھ بند کر لیں تو ان کو آنکھ کے پیچھے نظر نہیں آتا تو ایک طرف تو تم مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہو کہ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں یہ گستاخ ہیں۔ دیوار تو اتنی موٹی یہاں تم آنکھوں کے پتلے پتلے پپوٹوں کے پیچھے کے علم کی نفی کر رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے حضور ﷺ کو کچھ علم نہیں، کیا یہ گستاخی نہیں؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

ثالثاً: آپ کے مذہب کا اصول ہے کہ ایسا ذو معنی لفظ جس میں نبی کریم ﷺ کی توہین کا پہلو نکلتا ہے وہ بھی کفر و گستاخی ہے تو اس میں پہلو نہیں صراحتاً نبی کریم ﷺ کی گستاخی ثابت ہو رہی ہے اس لئے اگر کوئی پہلو اچھا نکال بھی لو تب بھی یہ گستاخی ہی تسلیم کیا جائے گا۔ اگر جواب یہ دو کہ ہم آپ کے پہلو کے ذمہ دار نہیں تو اس پر ہمارا جواب ہے کہ پھر ہماری عبارتوں میں آپ کے خود ساختہ احتمالات کے ہم ذمہ دار نہیں۔

رابعاً: نصیر الدین سیالوی بن اشرف سیالوی سرگودھوی لکھتا ہے:

''اس سے پتہ چلا کہ عبارت گستاخی کی موہم ہے کیونکہ سمجھنے سمجھانے کی ضرورت وہیں پیش آتی ہے جہاں الفاظ کسی غلط معنی کے موہوم ہوں''۔

(عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ، ج1 ص128)

اس کتاب پر بریلوی استاذ المناظرین اشرف سیالوی کی تقریظ ثبت ہے۔

منشاء تابش قصوری رضاخانی لکھتا ہے:

''صاف اور سیدھی بات ہے کہ توہین آمیز الفاظ یا عبارات کے قائل کو شرعاً اخلاقاً اپنی صفائی کا قطعاً حق نہیں پہنچتا''۔

(دعوت فکر، ص16، مکتبہ شرفیہ۔ مرید کے 1983)

"کچھ دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کی تاویلات کرتے ہیں مگر سچی بات یہ ہے کہ اگر یہ عبارات کفریہ نہیں تو تاویلات کیوں؟ تاویلات دینے سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ عبارات کفریہ ہیں تو تاویلات کی جارہی ہے"۔ (معرفت، ص102)

اس کتاب پر 36 "رضا خانی مفتیان" کی تقریظات موجود ہیں۔

تو جناب آپ کا اس عبارت کو سمجھانا اس کی تاویل کرنا ہی اس کی دلیل ہے کہ دال میں کچھ کالا نہیں پوری دال ہی کالی ہے۔

الحمد للہ! رضا خانیوں کے بنائے ہوئے اپنے ہی اس اصول سے اب تک بدنام زمانہ گستاخان رسول ﷺ احمد رضا خان، احمد یار گجراتی، حشمت علی، نعیم الدین، عمر اچھروی وغیرہم کی جن عبارات کی تاویل رضا خانی کرتے ہیں یا ان کی عبارات کے دفاع میں اب تک جو کچھ لکھا گیا وہ سب کالعدم ہو گیا بلکہ ان کے دفاع میں لکھی جانے والی یہ کتب ان رضا خانیوں کے گستاخان رسول ﷺ ہونے پر رجسٹری ہے۔

خامساً: خود مولوی عمر اچھروی لکھتا ہے:

"جیسا کہ اللہ تعالی پاک کی نسبت ان برے مقامات پر باوجود موجودیت کے نسبت کرنا گستاخی و کفر ہے کیونکہ اس کو ان مقامات سے نفرت ہے اسی طرح نبی ﷺ بھی حاضر ناظر تو ہیں اور اس کو جاننے والے بھی ہیں۔ اور آپ کی شہادت بھی ان مقامات کی ضرور ہوگی۔ لیکن بوجہ آپ کی ذات پاک ہونے کے ان مقامات متنفرہ کی طرف منسوب کرنا عین گستاخی ہے اور ایمان سے بعید ہے"۔

(مقیاس حنفیت، ص279، دار المقیاس۔ اچھرہ۔ دسمبر 1966)

تو عمر اچھروی کا نبی کریم ﷺ کی طرف ان مقامات کی نسبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ عمر اچھروی گستاخ رسول ﷺ اور یہ عبارت ایمان سے بعید ہے۔

(صفحہ نمبر 53)

نام نہاد رضائے مصطفیٰ کا جھوٹ پکڑا گیا

پروفیسر ابوالحقائق خراسانی

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی کہاوت سننے میں آئی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ اگر ڈوبتا شخص تنکے کو سہارا بنائے تو کیا وہ غرق ہونے سے بچ بھی جاتا ہے یا نہیں؟

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ڈوبنے والے اتنے وزنی جاندار کو بھلا ایک تنکا کیسے سہارا دیکر کنارے لگا سکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں کہ ڈوبتا شخص خود کو بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں بھی نہ مارے۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ پچھلے دنوں میں کچھ کتابیں کنگھال رہا تھا کہ میری نظر نام نہاد رضاخانی مجلّہ ''رضائے مصطفیٰ'' کا شمارہ 11 جلد 54 میری نظر سے گزرا۔ اس کے صفحہ نمبر 14 پر ایک عنوان نظر آیا:

اہلسنت کی حقانیت کی دلیل

بھینس نے کر دیا گستاخوں کو ذلیل

سرزمین مظفر گڑھ میں تاریخی واقعہ

واقعہ کا خلاصہ کچھ یوں تھا کہ ایک بریلوی نام نہاد نعت خواں کو کسی وہابی نے اپنے جلسے میں مشرک کہہ دیا اور وجہ یہ بتائی کہ یہ اپنی نعت میں کہتا ہے ''میں مدینے ھواں ھا''۔

اسے کچھ لوگوں نے روکا مگر وہ وہابی نہ روکا بالآخر قریب بندھی ایک بھینس نے رسی توڑ کر اس وہابی کو سینگوں پر اٹھالیا واقعہ کے اس واقعہ کے راوی کا نام نہیں لکھا گیا مگر آخر میں دو نام لکھے گئے تھے:

ملک خادم حسین ہمڑ 03442284715

محمد بخش معینی نورانی 03448558199

مذکورۃ الصدر کا موبائل فون تو بند جا رہا ہے لیکن دوسرے صاحب کا جب نمبر ملایا گیا تو ان صاحب کا کہنا تھا نہ میں اس واقعہ کا عینی شاہد ہوں اور نہ ہی مظفر گڑھ کا رہنے والا ہوں۔ بس اصل واقعہ کے سچا ہونے کا اتنا ہی ثبوت ہے کہ یہ واقعہ ہمیں ڈیرہ غازی خان میں بیان کیا گیا

اور رضائے مصطفیٰ والوں نے میرا نمبر دے کر غلط کیا ہے میں چشم دید گواہ نہیں ہوں ہم نے رجائے مصطفیٰ کی انتظامیہ کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ خود انتظامیہ بھی اس نام نہاد نعت خواں کو نہ تو جانتے ہیں اور نہ ہی انہیں اس واقعہ کا کوئی علم ہے، بلکہ ابو داؤد صادق رضوی کے بڑے بیٹے داؤد رضوی سے جب ہماری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں نے تو اس نام نہاد نعت خواں کا نام ہی پہلی بار زندگی میں سنا ہے۔

اس پر ہم نے جب رسالے میں مذکور اس واقعہ کی طرف توجہ دلائی تو انہوں نے کہا کہ دوست مضمون بھیج دیتے ہیں اور ہم رسالے میں شائع کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام! کس قدر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک شخص جھوٹا واقعہ لکھ کر بھیج دیتا ہے لیکن 60 سال سے چھپنے والا رسالہ اس واقعہ کی چھان بین کئے بغیر چھاپ دیتا ہے بلکہ اس پر یہ عنوان بھی قائم کر دیتے ہیں کہ ''اہل السنّت کی حقانیت کی دلیل''۔

کیا بریلوی جو خود کو اہلسنت جیسے بلند نام سے یاد کرتی ہے اور اس کی حقانیت کی دلیل اس جیسے جھوٹے اور سرتاپا کذب و دغا بے بنیاد روایات ہیں۔آخر میں اتنا ہی کہوں گا کہ اس رسالے کا مدیر محمد صادق ہے اور جس فرقہ کے صادق کا یہ حال ہو اس کے کاذب کا کیا حال ہوگا؟۔

(بقیہ صفحہ نمبر 51) الحمدللہ! انتہائی مختصر انداز میں اس عبارت کے متعلق رضاخانی تاویل کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں اگر بریلوی پٹاری میں مزید کوئی جواب ہو تو اسے بھی سامنے لے آئے کیونکہ،

یار زندہ صحبت باقی

(جاری ہے......)

دھرنا۔اصل ہدف کیا ہے؟

سلیم صافی

امریکا کینیڈا اور اس کے دیگر اتحادیوں یہ منصوبہ آج سے تقریباً 5 سال قبل تیار کیا جب انہوں نے دیکھا کہ عالم اسلام اور بالخصوص پاکستان جہادی فکر کی قیادت دیوبندی اور سلفی مسلک ہی کے لوگ کر رہے ہیں اور القاعدہ یا طالبان کی صورت میں ان دونوں مسلکوں کے حاملین ایک صفحے پر آبھی گئے ہیں تو انہوں نے اس کے جواب میں دو مخالف مسلکوں کو متحرک کرنے، ان کی سوچ کو فروغ دینے اور ان کو ایک پلیٹ فارم کو متحد کرنے کا منصوبہ بنایا ۔اسی منصوبے کے تحت قادری صاحب کو دوبارہ میدان میں اتارنے کا منصوبہ بنایا گیا، اسی کے تحت انہیں پورے یورپ میں گھمایا گیا۔پوپ جیسے لوگوں سے ان کی ملاقاتیں کرائی گئیں ۔ڈنمارک جیسے ملک میں ان کے ساتھ ٹی وی مکالموں کا اہتمام کرایا گیا۔اسی منصوبے کے تحت فتنہ خوارج جیسی کتاب لکھی گئی وہ لاکھوں کی تعداد میں دو زبانوں میں چھاپ کر مفت تقسیم کی گئی (مجھے پانچ کاپیاں دی گئی تھیں)اور اسی لئے اس کی تقریب رونمائی نیویارک میں ہوئی۔پھر دو مغربی ممالک کے انٹیلی جنس نے پاکستان میں سیاسی اور مذہبی رہنماؤں سے رابطے شروع کئے۔اور ان کو یہ بتایا جاتا رہا کہ وہ علامہ طاہر القادری کی قیادت میں ایک موثر سیاسی قوت بنانا چاہتے ہیں جو پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) جیسی جماعتوں کی جگہ لے لی۔امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ جیسے ممالک کی سرپرستی ہو تو پاکستان جیسے بدقسمت لوگ اس پروجیکٹ کے لئے کارندے بہتات سے مل جاتے ہیں۔چنانچہ قادری صاحب کینیڈا میں رہے اور یہاں ایک اخبار کے سابق ایڈیٹران کی طرف سے اہم شخصیات کے ساتھ رابطے کرتے رہے۔

ائیرفورس کے ایک سابق افسر جو اس وقت دفاعی تجزیہ نگار بن کر مختلف چینلز پر

قادری صاحب کی وکالت کرتے رہتے ہیں بھی اس وقت قادری صاحب کی کشتی میں سوار ہو گئے لیکن ان کی آرزو پوری ہونے میں ایک رکاوٹ تو اس وقت پیدا ہوئی جب دونوں مسلکوں کی اہم شخصیات اور اہم تنظیموں نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کے کسی منصوبے کا حصہ بننے سے انکار رکردیا۔ دوسری غلطی یہ ہوئی کہ پاکستان میں قادری صاحب کے نمائیندوں نے ایک سابق ڈی جی آئی ایس آئی (وقت آنے پر میں ان کا نام بھی بتا دوں گا) سے رابطہ کیا چنانچہ پاکستان کی عسکری قیادت کو اس منصوبے کا علم ہوگیا۔ آصف علی زرداری کے دور میں ان کا وار کامیاب نہ ہوسکا تو اب قادری صاحب کو ایک نئے منصوبے کے تحت میدان میں اتارا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ دھرنوں کیلئے ابتدائی میٹنگ لندن میں ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ غلام مصطفیٰ کھر اور سردار آصف علی جیسے لوگ بھی ان کے دائیں بائیں نظر آتے ہیں۔ قادری صاحب کے اصل منصوبے کے کچھ خبر تحریک انصاف کی ترجمان شیریں مزاری کو بھی اس وقت ہوگئی تھی جب وہ تحریک انصاف میں نہیں آئی تھیں اور تھوڑی بہت انصاف پسند ہوا کرتی تھیں۔ میں انگریزی متن اس وجہ سے ساتھ نقل کر رہا ہوں تا کہ شیریں مزاری صاحبہ اور پی ٹی آئی کے سوشل میڈیا کے ٹائیگرز یہ نہ کہیں کہ میں نے ترجمہ میں ڈنڈی ماری ہے۔ محترمہ شیریں مزاری نے آج سے ڈیڑھ سال قبل یعنی 14 جنوری 2013 کو روزنامہ دی نیوز میں شیریں مزاری کا جو آرٹیکل شائع ہوا اس میں وہ لکھتی ہیں کہ:

At a third level, my misgivings are based on what I tend to call connecting the dots. The timing of Dr Qadri's return; information flowing out from British sources that the UK High Commissioner to Pakistan visited Dr Qadri in Canada two or three times about six months ago; the growing belligerency of drones

and Indian troops along the LoC, alongside an unprecedented increase in terrorism, especially in Quetta; the sheer money and organizational structure that suddenly became overt just too many coincidences in terms of timeline. Some said the establishment was behind Dr Qadri, but I am not convinced on that count! However, external powers I suspect have a role, although I have no proof simply an educated assessment of what is happening within Pakistan and in our region.

We know the US seeks a favorable dispensation in Islamabad up to 2014 so that its withdrawal from Afghanistan can be smooth and the post-withdrawal scenario to its liking. A long-term friendly caretaker setup would suit them more than an elected government, especially since they are not sure what will happen in the next elections when there is no NRO and no guarantors! We also know how the UK played a lead role in the whole NRO game, so the same linkage can be taken as a given again. Banking on someone they recognize as a liberal

religious leader, who has even sought to justify drones before December 23, they feel will allow them to bring the Pakistani nation on board. These are dangerous and false assumptions but it will not be the first time such miscalculations have been made.

ترجمہ: میرے خدشات کی بنیاد اس پر ہے جسے میں نقطے سے نقطہ ملانا کہتی ہوں ۔ طاہر القادری کی واپسی پر برطانوی ذرائع کے حوالے سے جو اطلاعات گردش میں ہیں ان کے مطابق چھ مہینے قبل پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر نے ڈاکٹر طاہر القادری سے دو یا تین مرتبہ ملاقات کی دوسری جانب دیکھا جائے تو ڈرون حملوں اور بھارت کی جانب سے کنٹرول لائن پر اشتعال انگریزی میں اضافہ، کوئٹہ اور ملک کے دیگر حصوں میں دہشت گردی کے واقعات میں غیر معمولی اضافہ اور ایک انتہائی منظّم اور مالی تنظیمی ڈھانچے کا اچانک سامنے آجانے جیسے بہت زیادہ اتفاقات ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ ڈاکٹر طاہر القادری کے پیچھے اسٹیبلشمنٹ کا ہاتھ تھا مگر میں اس سے اتفاق نہیں کرتا جبکہ میرے خیال میں اس میں بیرونی طاقتوں نے کردار ادا کیا اگر چہ میرے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن پاکستان اور اس خطے میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر ایک ماہرانہ رائے ضروری ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ امریکہ اسلام آباد میں 2014ء تک اپنے لئے موزوں سوچ کو رکھنا چاہتا ہے تاکہ افغانستان سے باآسانی انخلاء ہوسکے اور اس کے بعد کی صورتحال بھی اس کی پسند کے مطابق ترتیب پائے جس کیلئے ایک منتخب حکومت کے بجائے دیرپا نگراں سیٹ اپ ان کیلئے موزوں رہے گا خاص طور پر وہ اس حوالے سے غیر یقینی صورتحال کا شکار ہیں کہ جب ملک میں

این ااراواور گارینٹر موجود نہیں ہوں گے تو آئیندہ انتخابات میں کیا ہوگا۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ این آراو کے سارے کھیل میں برطانیہ نے کیا کردار ادا کیا۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسی رابطے کو دوبارہ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے ایک ایسے مذہبی پیشوا پر بھروسہ جو 23 دسمبر سے قبل ڈرون حملوں کے جواز کا فتوی بھی جاری کر چکا ہو کی وجہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ایسا مذہبی رہنما پاکستان قوم کو آن بورڈ لانے میں کارآمد ثابت ہوگا یہ غلط اور خطرناک مفروضات ہیں لیکن یہ بھی پہلی بار نہیں ہو رہا ہے کہ ایسے غلط اندازے قائم کئے جارہے ہیں۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ، منگل ۷ ذیقعدہ ۱۴۳۵ھ، ۲ ستمبر ۲۰۱۴)

احتجاج ...... احتجاج ...... احتجاج

انجمن دعوۃ اہل السنۃ والجماعۃ، ادارہ نورسنت، جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی پر بزدلانہ بم حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی جاتی ہے۔ حضرت پاکستان کے لادین طبقے کے سامنے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہیں اس لئے عالمی صیہونی طاقتیں ان کے خلاف ہر وقت سازشوں میں مصروف ہیں جن کے لئے مقامی دین فروشوں کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے۔ ثروت قادری کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہ ہم دیوبندیوں کو واجب القتل سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ جب کہ اب تک نام نہاد سنی تحریک کے کئی کارکنان ٹارگٹ کلنگ میں ملوث پائے گئے ہیں کچھ عرصہ قبل مری سے گرفتار ہونے والے کارکنان نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہیں جماعت کی طرف سے باقاعدہ معقول تنخواہ ملتی ہے۔ اس لئے حکومت اہل السنۃ والجماعۃ پر ہونے والے قاتلانہ حملوں میں بریلوی سیاسی و مذہبی دہشت گرتنظیموں کو بھی شامل تفتیش کرے اور ایسی دہشت گرد و قاتل جماعتوں کو فی الفور کالعدم قرار دیا جائے۔

تبصرہ بر کتب

(تبصرے کیلئے کم سے کم دو کتب بھیجنا ضروری ہے ادارہ کا کتب کے تمام مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں)

(۱)

نام کتاب: دست وگریبان المعروف رضاخانیوں کی خانہ جنگی (جلد دوم)

مولف: ترجمان مسلک دیوبند حضرت علامہ ابوایوب قادری صاحب مدظلہ العالی

صفحات: 349

عام قیمت: 550۔رعایتی قیمت 275 (اعلیٰ کاغذ)

ناشر: دارالنعیم اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے: ادارہ نور سنت کراچی 03125860955

مکتبہ شاہ نفیس اردو بازار لاہور 03004235523

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے شرح فقہ اکبر میں اہل بدعت کی ایک نشانی یہ بھی بتلائی کہ وہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور اہل سنت حتی المقدور فتوی تکفیر میں احتیاط برتتے ہیں۔ ہندوستان میں اہل بدعت کے سرخیل احمد رضا خان نے جب بریلی میں کفر ساز مشین نصب کی تو بعد والوں نے احمد رضا کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے اس مشین کو ایسے بے دھڑک چلایا کہ پرائے تو پرائے اپنے بھی محفوظ نہ رہ سکے۔علماء دیوبند کی اس سے بڑی زندہ جاوید کرامت اور کیا ہوگی کہ کل تک علماء دیوبند پر گستاخی وکفر کے فتوے لگانے والے اس گروہ کی آج یہ حالت ہے کہ ان کا کوئی معروف عالم ایسا نہیں جس کا گریبان اپنوں ہی کے فتوؤں سے تار تار نہ ہو۔ ہر فرعونے را موسی اللہ پاک نے اُس دور میں رضاخانیت کی ناک میں نکیل ڈالنے کیلئے جس طرح مولانا مرتضی حسن چاند پوری، مولانا منظور نعمانی مولنا حق نواز جھنگوی مولانا یوسف رحمانی رحمہم اللہ تعالی علیہم اجمعین سے یہ خدمت لی اسی طرح آج یہ خدمت مناظر اسلام فاتح بریلویت فخر اہلسنت مولانا ابوایوب قادری صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔اللہ پاک مولانا قادری صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے جو بریلویوں کی اس طرح کی خانہ جنگی کو طشت از بام کررہے ہیں۔اسی سلسلے کی ایک کڑی ''دست و گریبان جلد اول'' کے نام سے منصۂ شہود پر آئی جس کی بھرپور پذیرائی کے بعد جلد ثانی بھی منظر

عام پر آ چکی ہے جس میں انہوں تقریباً اکیس مسائل پر بریلوی رضا خانیوں کی خانہ جنگی ذکر کی ہے ۔الحمد للہ یہ کتاب اپنے موضوع پر لا جواب ہے جس میں بریلوی حضرات کی طرف سے پیر کرم شاہ ،اشرف سیالوی ، غلام رسول سعیدی، طاہر القادری، الیاس قادری سمیت کئی بریلوی علماء و اکابر پر کفر کا فتوی بریلوی جماعت ہی کی طرف سے صادر کیا گیا ہے۔ بریلویوں کی خانہ جنگی دوسرے مسلکوں سے کچھ اس طرح مختلف ہے کہ ایک تو یہ چھوٹی چھوٹی بات پر دوسرے کو بے دھڑک کافر کہہ دیتے ہیں اور کبھی بہت بڑی بات پر بھی چشم پوشی کر جاتے ہیں ۔اس کتاب کی جلد اول پر نور سنت شمارہ نمبر ۱۰ میں تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالی حضرت مولانا ابو ایوب قادری صاحب کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے تا کہ وہ اس کی جلد ثالث کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

(۲)

نام کتاب: اکابرین دیوبند کیا تھے؟

مولف: استاذ المناظرین حضرت مولانا منیر احمد اختر صاحب مدظلہ العالی

صفحات: 168۔ ناشر: دار النعیم

عام قیمت: 200۔ رعایتی قیمت: 100

ملنے کے پتے: ادارہ نور سنت، مکتبہ رشیدیہ اردو بازار کراچی، مکتبہ شاہ نفیس لاہور

زیر نظر کتاب اپنے موضوع پر انتہائی بہترین اور لا جواب ہے مذکورہ کتاب میں استاذ محترم نے علمائے اہلسنت دیوبند کی تائید میں اور ان علماء کی حمایت اور تعریف میں دئے جانے والے بریلوی مسلمہ علماء کے تبصرے نقل کئے ہیں اور مزے کی بات یہ ہے کہ یہ تبصرے ان علماء کی طرف سے ہے جن کو بریلوی اور رضا خانی تکفیری اپنے اکابر میں سے شمار کرتے ہیں یہ کتاب ان رضا خانیوں کو دعوت غور وفکر ہے جن کا فتوی ہے کہ علماء دیوبند کافر ہیں اور جو ان کی تعریف کرے یا انہیں مسلمان کہے وہ بھی کافر و مرتد ہے ان کے فتووں کی زد میں مذکورہ علماء کرام بھی آتے ہیں ۔امت کے اتحاد و اتفاق کی لگن وشوق رکھنے والے حضرات اس کتاب کو ضرور پڑھیں اور اپنی لائبریری کی زینت بنائیں۔ اللہ پاک حضرت استاذ محترم کی عمر و علم میں برکت عطا فرمائے تا کہ امت ان کے اس طرح کے علمی جواہر سے مستفید ہوتی رہے۔ آمین

(۳)

نام کتاب: اعانۃ الامین لطائفۃ المنصورین یعنی عقائد وخدمات علماء دیو بند

مولف: مولانا محمد امین مدظلہ فاضل جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا

صفحات: 240

قیمت: موجود نہیں

ناشر: ادارہ تالیفات ختم نبوت لاہور

ملنے کا پتہ: مکتبہ شاہ نفیس فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

فاضل مذکور نے کتاب کو اسم با مسمی بنانے کی پوری کوشش کی اور انتہائی محنت سے کام لیا۔ فاضل موصوف نے بہت خوبی کے ساتھ کتاب میں اختلاف کا پس منظر بیان کرنے کے بعد وہ حوالہ جات بھی لکھے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اکابر بریلویہ، اکابر اہل السنّت والجماعت دیو بند کا احترام کیا کرتے تھے لیکن یہ صرف احمد رضا خان بریلوی کی سینہ زوری تھی کہ علماء اہل السنّت غلط ہیں اور احمد رضا خان کے لگائے گئے الزامات میں دو رائے نہیں ہوسکتی ہیں۔ اور جو دوسری رائے اختیار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نعوذ باللہ۔ احمد رضا خان کے اس فتوے سے وہ تمام علماء کافر ٹھرتے ہیں جن کا ذکر کتاب میں کیا گیا۔ مذکورہ کتاب میں آپ کو احمد رضا خان کا تعارف، عقائد میں بریلویہ کا آپسی اختلاف، اہل بدعت کی عوام کو دھوکہ دہی کے اوچھے ہتھکنڈے سمیت بہت کچھ پڑھنے کو ملے گا۔ نیز فاضل موصوف نے احمد رضا خان کے عقائد کا مرزا غلام احمد قادیانی کے نظریات سے تعلق ظاہر کیا اور یہ ثابت کیا کہ ان دونوں چھوٹے بڑے بھائیوں کے نظریات باطلہ ایک ہی شجرہ خبیثہ کے پھل ہیں۔ اللہ تعالی فاضل مذکور کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

(۴)

نام کتاب: یزید اکابر اہلسنت دیو بند کی نظر میں

مرتبین: قاری محمد ضیاء الحق، میاں رضوان نفیس

ناشر: شاہ نفیس اکیڈمی

ملنے کا پتہ: مکتبہ شاہ نفیس فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

صفحات:308

جس طرح روافض کی بنیاد بغض صحابہ پر قائم ہے اسی طرح نواصب کے خمیر میں بغض اہل بیت شامل ہے۔روافض کے مقابلے میں فتنہ نواصب اگر چہ ہندو پاک میں نہ ہونے کے برابر تھا مگر ماضی قریب میں محمود عباسی نے ''خلافت معاویہ و یزید'' نامی بدنام زمانہ کتاب لکھ کر اس فتنہ خوابیدہ کو ایک بار پھر بیدار کر دیا۔محمود عباسی نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کا یزید کے خلاف خروج کسی دینی مصلحت کی بناء پر نہیں بلکہ جاہ طلبی کیلئے تھا اور یزید امام برحق تھا اس کے خلاف کسی قسم کا خروج بغاوت پر محمول ہوگا معاذ اللہ۔حالانکہ اہل سنت نے یزید کو کبھی اچھا نہ سمجھا علماء حق کی تصریح کے مطابق وہ فاسق تھا اس کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ علمائے اسلام میں اس بات میں یہ اختلاف ہے کہ آیا یزید اپنے برے کرتوتوں کی وجہ سے اسلام پر مرا یا کفر پر؟ اور اس پر لعنت کرنا روا ہے یا نہیں؟ الحمد للہ کہ اس خطرناک عباسی سوچ کا بروقت علماء اہل سنت نے نوٹس لیا اور الحق علماء دیوبند کی طرف سے ''خارجی فتنہ''، ''محمود عباسی کے نظریات کا تحقیقی جائزہ''، ''شہید کربلا اور یزید'' جیسی معرکۃ الآراء کتب لکھ کر اس فتنے کا سدباب کر دیا گیا۔

زیر نظر کتاب میں بھی یزید کے بارے میں علماء اہلسنت دیوبند کے اکابر کے نظریات کو جمع کیا گیا ہے جس سے روز روشن کی طرح یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ''فسق یزید پر اکابر علماء دیوبند کا اجماع ہے''۔اللہ پاک مرتبین کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا۔آج کل کے مذہبی فتنہ و فساد کے دور میں ہر خواص و عوام دونوں کیلئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا از حد ضروری ہے۔

صرف یا اللہ مدد

ہمیں تمہارا ہر چیلنج قبول ہے

رضا خانی فرقہ کی طرف سے آئے دن اپنے جلسوں، جلوسوں، رضاوا نڑوں میں اہل السنۃ والجماعۃ علمائے دیوبند کو مناظرے کے چیلنج دیے جاتے ہیں اہل الحق کی طرف سے بار بار ان کو قبول کرنے کا اظہار کیا گیا جس کے بعد ان پر کچھ عرصہ کیلئے سکوت مرگ طاری ہو جاتا ہے اور پھر کچھ عرصہ بعد ایک بار پھر یہ پیشہ ورانہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے لہذا ہم ایک بار پھر باضابطہ طور پر رضا خانیوں کی طرف سے دیا گیا ہر چیلنج قبول کرتے ہیں مگر ایک اصول کی بنیاد پر، بریلوی حکیم الامت لکھتا ہے:

”اس آیت کریمہ کے شان نزول کے متعلق بہت روایات ہیں اور ہر روایت پر بہت اعتراض ہم اللہ کے فضل سے تحقیقی قول جس پر کوئی اعتراض نہ پڑے عرض کرتے ہیں۔ ہجرت سے پہلے کفار قریش نے یہود عرب کو جن میں مالک ابن صیف بھی تھا حضور انور ﷺ سے مناظرہ کرنے کیلئے بلایا مالک ابن صیف یہود کا بڑا عالم تھا کفار قریش کا مقصد تھا کہ لوگوں کے سامنے حضور ﷺ کی بے علمی یا علماء یہود کے مقابلے میں حضور ﷺ کی بے بسی ان لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ حضور ﷺ پر ایمان نہ لائیں۔ جب مالک مناظرہ کیلئے حضور ﷺ کے سامنے حاضر ہوا تو حضور انور ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اے مالک ابن صیف کیا تو توریت جانتا ہے وہ بولا اس وقت عرب میں مجھ سے بڑا عالم توریت کوئی نہیں فرمایا تجھے قسم ہے اس رب کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری کیا توریت میں یہ آیت ہے ان اللہ یبغض الحبر السمین اللہ تعالیٰ موٹے پادری کو ناپسند فرماتا ہے وہ بولا کہ ہاں فرمایا تو بہت پلا ہوا ہے (مالک بن اصیف بہت موٹا تازہ تھا) تو مجھ سے مناظرہ بعد میں کرنا پہلے بحکم توریت اپنا ایمان ثابت کر اس فرمان عالی پر مالک گھبرا گیا“۔ (تفسیر نعیمی، ج 7 ص 560,561 سورۃ الانعام 91)

لہذا نبی کریم ﷺ کی اس سنت کے مطابق جس کسی بریلوی نے ہم سے مناظرہ کرنا ہے وہ پہلے اپنا اور اپنے بڑوں کا ایمان ہمارے سامنے ثابت کرے گا پہلے اس کے بڑوں کے ایمان و کفر پر مناظرہ ہوگا اس کے بعد وہ جس موضوع پر مناظرہ کرنا چاہے ہمیں قبول ہے۔

جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے مندرجہ ذیل افراد مناظرہ کے مجاز ہیں:

(۱) فاتح مناظرہ کوہاٹ مناظر اسلام مولانا ابوایوب قادری صاحب حفظہ اللہ (۲) فاتح مناظرہ بیاری مناظر اسلام مفتی نجیب اللہ عمر صاحب حفظہ اللہ

(۳) مناظر اسلام مفتی مجاہد صاحب حفظہ اللہ (۴) مناظر اسلام مولانا ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ

برائے رابطہ: 0300-5860955 (ظہر تا عصر)